عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

۸ تا ۲۳ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ بمطابق ۷ تا ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء

امیر المومنین عمر فاروقؓ

قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ

قادیانیوں کے کافر ہونے کی بنیادی وجوہ

غلبۂ دین کے اسباب اور اعدائے دین کے اضطراب

ہدیہ عقیدت

بحضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ عبدالرحمٰن انجم۔ساہیوال

نفرتوں کی تیرگی کو روشنی دی آپ نے
اور محبت کے گلوں کو تازگی دی آپ نے

☆

لڑ رہے تھے جو قبائل چھوٹی چھوٹی بات پر
ان قدیمی دشمنوں کو دوستی دی آپ نے

☆

حضرت سلمانؓ یا سعدؓ ہوں' یا ہوں بلالؓ
بیکسوں بے آسروں کو زندگی دی آپ نے

☆

رہزنوں کو رہنمائی کا ہنر سکھلا دیا !
پر خطاؤں عاصیوں کو زاہدی دی آپ نے

☆

ظالموں کے روبرو جرات عطا کی بات کی !
اور مظلوموں کو پیہم مشفقی دی آپ نے

☆

زنگ آلودہ دلوں کو آپ نے صیقل کیا
ختم کرکے ہر کدورت دلبری دی آپ نے

☆

جل رہا تھا رنج و غم کی دھوپ میں انجم جہاں
رحمتوں کی چھاؤں کرکے ہر خوشی دی آپ نے

☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۴
شمارہ نمبر ۶ ـ ۷

۸ تا ۲۳ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ
بمطابق ۷ تا ۲۰ جولائی ۱۹۹۵ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جالپوری

مدیر
حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر
محمد انور

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین
ارشد دوست محمد

اس شمارے میں

قادیانی جاسوسوں کی گرفتاری ۴
قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ ۷
امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ ۱۱
قادیانیوں کے کافر ہونے کی بنیادی وجوہ ۱۳
غلبہ دین کے اسباب اور اعدائے دین کا اضطراب ۱۹
اخبار ختم نبوت ۲۱
PROPHETHOOD OF FINALTY OF BELIEF ISLAMIC ۲۴

چندہ اندرون ملک
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

چندہ بیرون ملک
امریکہ ـ کینیڈا ـ آسٹریلیا ۸۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۶۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ـ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۴۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 78...4

LONDON OFFICE
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ـ طابع: سید شاھد حسن ـ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ـ مقام اشاعت: ۱۰۳ ہیڈ کوارٹر روڈ ... کراچی

قادیانی جاسوسوں کی گرفتاری

روزنامہ "خبریں" لاہور مورخہ ۵ر جولائی ۱۹۹۵ء کی خبر کے مطابق خفیہ ایجنسی نے کمپیوٹر کے ادارے کے مالک اور اسکے ملازمین کو پاکستان کے اہم راز یہود و ہنود کو پہنچانے کے جرم میں گرفتار کرلیا۔ ادارے کا مالک آسٹریلوی نژاد ہے اور یہ سب لوگ قادیانی ہیں۔ پوری خبر اس طرح ہے:

اسلام آباد (نیوز ڈیسک) ایف آئی اے نے مبینہ طور پر پاکستان کے ایٹمی اور دیگر خفیہ راز بھارت اور اسرائیل کو پہنچانے والے کمپیوٹر ایکسپرٹ ڈاکٹر مبشر احمد کو گرفتار کرکے اس کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے، جبکہ ایف آئی آر سربمہر کردی گئی ہے، فرنٹیئر پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق اسلام آباد کے بلیو ایریا میں میڈیا لنک کے نام سے واقع ایک کمپیوٹر فرم کا مالک ڈاکٹر مبشر احمد جسے آسٹریلیا کی شہریت حاصل ہے کو اپنے بھتیجے قاسم محمود کے ساتھ ایئرپورٹ جاتے ہوئے پچھلے مہینے کی ۱۷ تاریخ کو ایف آئی اے نے گرفتار کیا تھا۔ ڈاکٹر مبشر قادیانی ہے اور اس کے دوستوں نے بتایا کہ اسے گرفتاری سے دس روز قبل ہی خفیہ والوں نے غائب کردیا تھا جبکہ اس کے تین قادیانی ملازموں کو بھی تین ماہ قبل گرفتار کیا گیا تھا۔ اخبار نے یہ بھی لکھا ہے کہ میڈیا لنک کے توسط سے ڈاکٹر مبشر ملک کے حساس اداروں اور ایٹمی انرجی پلانٹ میں کمپیوٹرز کی تنصیب اور دیگر امور کے آڑ میں خفیہ طور پر معلومات حاصل کرکے دشمن ممالک کو فراہم کرتا تھا جس کے انکشاف پر اسے فوری طور پر گرفتار کرایا گیا۔ اس سلسلے میں اس کی آسٹریلوی شہریت رکھنے والی بیوی ساندرا احمد بھی اس کی خاطر خواہ مدد و معاونت کرتی تھی اور یہ سب رابطے وہ اپنی میوزک اکیڈمی کی آڑ میں کرتی تھی۔ ڈاکٹر مبشر کے دوستوں نے بتایا کہ خفیہ ایجنسی کی تحویل میں ڈاکٹر کو دل کا دورہ پڑا تو وہ اسے ایک فرضی نام سے ہسپتال لے آئے جس پر اس کے گھر والوں کو اس کی ہسپتال میں علاج کی اطلاع مل گئی۔ انہوں نے کوہسار تھانے میں ڈاکٹر کی گمشدگی کی اطلاع کرارکھی تھی۔ اس کی بیوی نے جب آسٹریلوی سفارت خانے سے رابطہ کیا تو انہوں نے بھی مقدمے کے فیصلے تک کی پیش رفت کا اظہار نہیں کیا جبکہ دوسری طرف معلوم ہوا ہے کہ اس کی بیوی کو اڈیالہ جیل میں جوڈیشل ریمانڈ پر قید ڈاکٹر سے ملنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

قادیانی گروہ اول روز سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن کافروں کی وفاداری کا نہ صرف علی الاعلان اعتراف کرتا ہے بلکہ اس کو باعث افتخار سمجھتا رہا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی حکومت سے غیر مشروط وفاداری کے اعلان کے ساتھ اپنے خاندان کی ان خدمات کا برملا اعتراف کیا ہے جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانان برصغیر کے خلاف انگریزوں کی مدد کیلئے انجام دیں۔ ان خدمات میں پچاس گھوڑے مع مسلح سواروں کے ساتھ پیش کرنے کے ساتھ مسلمانوں کی مخبری کی خدمات بھی شامل تھیں۔ گویا مسلمان دشمنی کے ساتھ جاسوسی کا عمل قادیانی گروہ کے خمیر میں شامل چلا آرہا ہے۔ غالباً" اسی بناء پر شاعر مشرق علامہ اقبال نے لکھا تھا کہ "قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔" قیام پاکستان کے بعد سر ظفر اللہ قادیانی کو بعض حکومتی مجبوریوں کے سبب وزیر خارجہ مقرر کرنا پڑا تو اس نے بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں کو قادیانیت کی اشاعت کے مراکز بنانے کی پوری کوشش کی اور اندرون ملک وزارت خارجہ کے محکموں میں قادیانیوں کی بھرمار کردی۔

اسرائیل، مغربی سامراج کی زیر نگرانی عالم اسلام کیلئے ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ کسی غیر یہودی تنظیم کو وہاں اپنا مرکز قائم کرنے اور مشنری کام کی اجازت

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک تاریخی اور واقعاتی حقیقت ہے کہ قیام پاکستان کے وقت بھی اسرائیل میں قادیانی مشن باقاعدہ مصروف عمل تھا بلکہ اسرائیلی حکومت کی اسے پوری مدد حاصل تھی۔ اور بعد میں اس مشن کے روابط ربوہ اور قادیان دونوں قادیانی مراکز سے کوئی راز کی بات نہیں رہی۔ حال ہی میں قومی ڈائجسٹ میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں سعودی گزٹ مورخہ یکم اپریل ۱۹۹۳ء کے حوالے سے یہ خبر دی گئی ہے ۱۹۸۶ء میں اسرائیل کے وزیراعظم شمعون پیریز نے قادیانی مشن کے مقاصد کی تکمیل کیلئے ایک ملین (دس لاکھ) امریکی ڈالر کی رقم دی تھی۔

روس کے اشتراک و تعاون اور انگریزوں کی مدد سے لندن سے سیٹلائیٹ اور دنیا بھر میں ڈش انٹینا کے ذریعہ قادیانیت کی تشہیر کیلئے "احمدیہ مسلم ٹیلیویژن" کے نام سے نشریاتی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ جو مختلف زبانوں میں قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے اور اس میں مرزا طاہر قادیانی کے خطبے اور بیانات بھی نشر کئے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں قادیانیوں کو سرکاری سرپرستی میں ملک کے گوشے گوشے میں قادیانیت کی تبلیغ کیلئے سہولتیں مہیا کی گئیں ہیں۔ قومی ڈائجسٹ کی رپورٹ کے مطابق سری نگر سے مدراس اور بمبئی سے کلکتہ تک کوئی قابل ذکر شہر ایسا نہ ہوگا جس میں قادیانیوں کے سینٹر قائم نہ کئے گئے ہوں۔ اور یہ سینٹر خصوصیت سے ان ہی علاقوں میں قائم ہوئے ہیں جہاں مسلمانوں کی اکثریت آباد ہوتی ہے۔ ۱۹۸۸ء میں قادیانیوں کے صد سالہ جشن کے موقعہ پر مشرقی پنجاب میں شورش اور بدامنی کا طوفان برپا تھا اور علاقہ میں غیر ملکیوں کا داخلہ ممنوع تھا لیکن دنیا بھر کے قادیانیوں کو حکومت نے خصوصی اجازت دے دی تھی۔

ان اشارات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہود و ہنود کے ساتھ قادیانیوں کی کیسی رشتہ داری ہے اور دنیا کی یہ دونوں قومیں نسلی افتخار کی دعویدار ہیں۔ پھر یہود کے ہاتھ میں اس وقت دنیا کی سیاسی باگ ڈور بھی ہے اور مشرق و مغرب کی کوئی حکومت ان کے اشاروں کے بغیر نہیں چل سکتی۔ اس پس منظر میں یہود و ہنود کی بین الاقوامی سطح پر قادیانی گروہ پر نوازشات کی بارش ہر ذی فہم کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ قادیانی گروہ ان اقوام عالم کا آلۂ کار ہے۔ اور ان اقوام کے اثر سے نکلنے کیلئے مسلمان جو اقدام اور راستہ اختیار کرنے کی سوچتے ہیں اس کی مخبری اور جاسوسی کر کے مسلمانوں کو ناکام بنا دینے کی پالیسی قادیانیوں کا بنیادی مقصد ہے۔

حکومت پاکستان کے کلیدی محکموں پر قادیانیوں کا تسلط کھلی بات ہے۔ ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے اس جانب سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں کہ جو گروہ اسلام اور مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے ہنود اور یہودیوں کو اس گروہ کی وفاداری پر پورا بھروسہ ہے۔ وہ پاکستان اور اس کے حکمرانوں کا وفادار کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کھلی حقیقت سے عملی انکار کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے کہ کوئی قومی راز پوشیدہ نہ رہ پائے اور اسلام آباد میں موجودہ گرفتاریوں کا واقعہ تو غالباً" کسی بے احتیاطی کا شاخسانہ ہے ورنہ قادیانی گروہ تو بڑے منظم انداز میں اس راہ پر گامزن ہے۔ اے کاش کہ ہمارے حکمران ہوش کے ناخن لیں اور رقص و سرود کی محفلوں سے باہر نکلیں' اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں' قوم کی صحیح منزل کی جانب رہنمائی کریں ورنہ جن لوگوں نے مغلیہ اقتدار کی بساط لپیٹنے میں اپنا بھرپور کردار کیا موجودہ دور کی بساط اقتدار کو تو پھونک سے اڑا سکتے ہیں۔ مسلمان اپنے اصحاب اقتدار سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ پاکستان کے تمام کلیدی سرکاری مناصب سے قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے اور ڈاکٹر مبشر کے ساتھ مرزا طاہر اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو پاکستان واپس لا کر جاسوسی کے اس معاملہ میں شامل تفتیش کیا جائے' اور مقدمہ کھلی عدالت میں چلایا جائے۔

قارئین "ختم نبوت" کی خدمت میں

کراچی بدامنی اور ہنگامہ آرائی کے جس سنگین دور سے گزر رہا ہے وہ نشریاتی ذرائع سے ہر ایک کو معلوم ہو رہا ہے۔ ایسے میں ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت کی باقاعدگی میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں شمارہ نمبر ۵ پریس میں پھنس کر رہ گیا۔ اور شمارہ نمبر ۶ پریس پہنچانے میں دشواری ہوگئی۔ مجبوراً" ہمیں شمارہ ۶ اور ۷ کو یکجا کرنا پڑا۔ ادارہ اشاعت میں باقاعدگی کی کوشش میں ہے۔ اور متبادل انتظامات بھی زیر غور ہیں۔ قارئین سے اشاعت کی اس بے قاعدگی پہ ہم معذرت خواہ ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ امید رکھتے ہیں کہ ہماری مجبوریوں کے پیش نظر اس خالص دینی رسالہ سے اپنا بھرپور تعاون جاری رکھیں گے۔

بہترین ذائقے کی عظیم الشّان روایت
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
مفرح پھلوں، مؤثر جڑی بوٹیوں، صحت بخش سبزیوں
اور شاداب پھولوں سے تیار کیا جانے والا
حکمت و مہارت کا شاہکار "رُوح افزا" جسم و جاں کو گرمی کی
شدت سے محفوظ رکھتا ہے، تازگی اور توانائی بخشتا ہے۔
مخصوص و منفرد ذائقے اور بے مثال خواص کی
وجہ سے خوش ذوق شائقین کی اولین پسند رُوح افزا
-اس صدی کا... سے بہتر مشروب
رُوحِ ثقافت
رُوح افزا
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ
ADARTS - HRA - 1/94

قسط نمبر ۱

قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ

مولانا محمد منظور نعمانی

جنوری کے دوسرے ہفتہ میں کانپور سے ایک نوجوان اس عاجز کے پاس آئے اور انھوں نے بتلایا کہ ان کے بعض عزیز قادیانی ہیں۔ اور وہ دوسرے عزیزوں اور قرابت داروں سے بھی اس سلسلہ میں باتیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے اور لوگوں کے بھی گمراہ ہونے کا خطرہ ہے۔ انھوں نے مجھ سے خواہش کی کہ میں ان کے ساتھ چل کر انھیں سمجھانے کی کوشش کروں۔ میں نے ان سے کہا کہ جب آدمی کسی عقیدہ اور مذہب کو اختیار کرلیتا ہے اور لوگوں کو عام طور سے اس کے متعلق یہ بات معلوم ہوجاتی ہے تو میرا عام تجربہ اور اندازہ یہ ہے کہ پھر وہ ایک طالب اور متلاشی حق کی طرح سوچنے پر تیار نہیں ہوتا اور کسی بات پر انصاف اور سچائی کے ساتھ غور نہیں کرتا' بلکہ اس کا حال یہ ہوجاتا ہے کہ اس کے عقیدہ اور مذہب کے خلاف خواہ کیسی ہی روشن دلیلیں پیش کردی جائیں لیکن وہ ان سے اثر نہیں لیتا اور اپنی بات پر قائم رہنا چاہتا ہے۔ اس لیے آپ کے جو عزیز قادیانیت اختیار کرچکے ہیں ان سے تو مجھے کوئی خاص امید نہیں' لیکن جو لوگ ابھی قادیانی ہوئے نہیں ہیں اور وہ غور کرنا چاہتے ہیں انشاء اللہ ان کے لیے میرا بات کرنا مفید ہوگا۔ بہرحال میں ان صاحب کے ساتھ کانپور چلاگیا۔ اور ایک مختصر نجی مجلس میں جس میں غالباً" ۱۰۔۱۲ حضرات ہوں گے اس موضوع پر گفتگو کرنے کا اتفاق ہوا۔

میں نے مناسب سمجھا کہ اس موقع پر قادیانیت کے متعلق ایک اصولی گفتگو کروں اور اس تحریک کے بارہ میں غور کرنے کا میرے نزدیک جو صحیح' سیدھا اور آسان راستہ ہے بس اسی کو اس موقع پر پیش کروں۔ اس مقصد کے لیے میں نے خود مرزا غلام احمد قادیانی کی دو چار کتابوں کا ساتھ رکھ لینا کافی سمجھا تھا' اور وہ میرے ساتھ تھیں۔

جو گفتگو اس عاجز نے اس مجلس میں کی وہ بحث و مناظرہ کے طرز کی نہ تھی' اور اس کی نوعیت وعظ و تقریر کی بھی نہ تھی بلکہ ایک مجلسی گفتگو تھی جس کا مقصد جیسا کہ عرض کیا صرف یہی تھا کہ جو لوگ قادیانیت کے بارہ میں غور کرنا چاہیں ان کے سامنے صحیح طریقہ اور سیدھا راستہ آجائے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل ہے کہ اس نے قادیانیت کی حقیقت اور قادیانیوں کی گمراہی کو سمجھنا ہر اس شخص کے لیے بڑا آسان کردیا ہے جو نیک نیتی اور ایمانداری سے سمجھنا چاہے۔ اور اس کے لیے صحیح اور سیدھا راستہ بھی اختیار کرے' نہ اس کے لیے بڑے علم کی ضرورت ہے نہ بڑی ذہانت کی' بلکہ معمولی سے معمولی عقل رکھنے والا آدمی بھی اگر سمجھنا چاہے تو بفضلہ تعالیٰ خوب سمجھ سکتا ہے۔

چونکہ مختلف مقامات سے اس کی اطلاعات مل رہی ہیں کہ قادیانی تحریک جو ملک کی تقسیم کے بعد سے بلکہ اس سے بھی کچھ پہلے سے ہندوستان میں ختم ہوچکی تھی' اب پھر اس کو زندہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے' اور ادھر چند مہینوں سے قادیانی مبلغین کچھ سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ اس لیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اس عاجز نے اس مجلس میں کہا تھا اس کو قلمبند کرکے شائع بھی کردیا جائے تاکہ قادیانیت کے بارے میں غور کرنے کا یہ صحیح اور سیدھا اور مختصر طریقہ زیادہ سے زیادہ عام مسلمانوں کے علم میں آجائے اور اس نئے مذہب کی حقیقت کو سمجھنا سمجھانا لوگوں کے لیے آسان ہوجائے۔

اگرچہ واقعہ یہ ہے کہ پروفیسر الیاس برنی نے (اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے) "قادیانی مذہب" لکھ کر قادیانیت کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کی ضرورت کو میرے نزدیک ہمیشہ کے لیے ختم کردیا ہے' اور یہ عاجز اب اس سلسلہ میں کسی نئی تحریر اور تصنیف کی قطعاً" ضرورت نہیں سمجھتا۔ لیکن یہ گفتگو چونکہ بہت مختصر ہونے کے ساتھ بہت زیادہ عام فہم اور اپنے مقصد کے لیے انشاء اللہ بالکل کافی وافی ہے' اس لیے اس کو شائع کرنا مفید معلوم ہوا۔ امید ہے کہ اس کی روشنی میں غور کرکے ہر شخص یہ جان سکے گا کہ قادیانیت کتنی غلط اور مہمل چیز ہے۔ اور کسی شخص کا قادیانی ہونا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مسیح موعود وغیرہ ماننا دینی اور اعتقادی گمراہی کے علاوہ اپنی عقل اور انسانی شرافت پر بھی کیسا ظلم ہے۔

تکمیل دین اور ختم نبوت

اس گفتگو میں اس عاجز نے پہلے تکمیل دین اور ختم نبوت کے مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ لیکن چونکہ ماہ صفر کے الفرقان کے اس مضمون میں جو

بعنوان "ختم نبوت اور قادیانی فتنہ" اس میں شائع ہوا ہے' اتفاق سے وہ سب چیزیں ناظرین الفرقان پڑھ چکے ہیں جو اس موضوع پر میں نے اس مجلس میں کہی تھیں۔ اس لیے یہاں ان کو پھر تفصیل سے دوہرانے کی ضرورت نہیں۔ تاہم کم از کم اجمالاً" اور اشارتاً" اتنا یہاں بھی بتلا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اپنی گفتگو کے اس ابتدائی حصہ میں اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی تکمیل اور اس کی حفاظت کی ضمانت کے بارہ میں قرآن مجید کا بیان اور تاریخ کی شہادت ذکر کرنے کے بعد اس چیز پر روشنی ڈالی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان دونوں باتوں کا اعلان فرماکر ہمیشہ کے لیے ہر نبوت کی ضرورت کے ختم ہوجانے کا اعلان فرمادیا۔ کیونکہ جب دین "الیوم اکملت لکم دینکم" کی شہادت کے مطابق بالکل مکمل ہوچکا اور اس میں اب کبھی کسی ترمیم' اور اضافہ کی ضرورت نہیں ہوگی اور "انا لہ لحفظون" کے مطابق وہ جوں کا توں قیامت تک محفوظ بھی رہے گا تو کوئی نیا نبی اب آئے کیوں!۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب پاک میں صراحتاً" حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان بھی فرمادیا۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ نے اتنی احادیث میں جن کا شمار بھی مشکل ہے' اپنی اس حیثیت کو صاف صاف بیان فرمایا کہ نبوت کا سلسلہ مجھ پر ختم کردیا گیا اور میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا اور پھر پوری امت محمدیہ کا ہمیشہ سے یہی ایمان اور یہی عقیدہ رہا اور جس زمانہ میں کسی نے اپنے کو نبی کہا اس کے متعلق کبھی کچھ غور کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ جس طرح خدائی کے دعوے داروں کو کذاب سمجھا گیا اسی طرح حضور ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو امت نے کذاب سمجھا۔

تکمیل دین اور ختم نبوت کے سلسلے میں میں نے اس مجلس میں بس ان ہی چند پہلوؤں پر کلام کیا تھا اور اس کا خلاصہ بس اتنا ہی تھا۔ جو حضرات ان چیزوں کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں وہ الفرقان بابت ماہ صفر کے محولہ بالا مضمون کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس عاجز نے اس مجلس میں یہ سب باتیں اسی تفصیل بلکہ اسی ترتیب کے ساتھ بیان کی تھیں جس ترتیب و تفصیل سے چند ہی روز پہلے اپنے اس مضمون میں لکھ چکا تھا' چونکہ ناظرین الفرقان اس کو پڑھ چکے ہیں' اس لیے یہاں صرف ان ہی اشارات پر اکتفا کرتا ہوں۔ البتہ ختم نبوت کے متعلق یہ اصولی بات کہنے کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ کے متعلق جو کچھ وہاں کہا تھا اس کو تلخیص و اختصار کی کسی کوشش کے بغیر اسی تفصیل سے درج کرتا ہوں' اور وہی دراصل قادیانیت کے متعلق اصل بحث ہے۔

جو کچھ میں نے وہاں اس سلسلہ میں کہا تھا اس کو پہلے سے ذہن میں مرتب کرلیا تھا اور کاغذ پر بھی نوٹ کرلیا تھا' اور اسی کی مدد سے اب اس کو قلمبند کر رہا ہوں۔

اگر تکمیل افادیت کے نقطہ نگاہ سے کوئی ایسی بات لکھنا مناسب سمجھوں گا جو اس مجلس میں نہیں کہی تھی تو انشاءاللہ موقع پر اس کو حاشیہ میں لکھ دوں گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی جانچ

مجلس کے حاضرین میں جو چند قادیانی حضرات تھے میں نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

آپ حضرات کو جیسا کہ میری اب تک کی گفتگو سے معلوم ہوا' واقعہ یہ ہے کہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا جز ہے لیکن میں تھوڑی دیر کے لیے اس سے صرف نظر کرکے کہتا ہوں کہ اگر بالفرض نبوت ختم نہ ہوئی ہوتی اور انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ جاری ہوتا تب بھی مرزا غلام احمد جیسے کسی شخص کے نبی ہونے کا کوئی امکان نہیں تھا۔ میں اس وقت آپ حضرات کے سامنے چار اصولی باتیں پیش کرتا ہوں ان کی روشنی میں ہر شخص مرزا صاحب کو بڑی آسانی سے جانچ سکتا ہے۔ اور میرے نزدیک قادیانیت پر غور کرنے کا یہی صحیح اور سیدھا اور آسان ترین راستہ ہے۔ جو اصولی باتیں میں اس وقت آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ دو اور دو چار کی طرح بالکل یقینی اصول ہیں۔

چار اصولی باتیں

پہلی بات۔ ۱۔ میری پہلی اصولی بات جس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا یہ ہے کہ ہر سچے نبی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے سے پہلے سب نبیوں کا احترام کرے اور دوسرے لوگوں کے بھی ان کے ادب و احترام کی تعلیم دے کیونکہ ہر پیغمبر اللہ کا نائب اور اس کا نمائندہ ہوتا ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد کو ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اللہ کے سچے اور جلیل القدر نبی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بڑی غیر شریفانہ باتیں کہی اور لکھی ہیں۔ چونکہ یہ مجلس بحث و مناظرہ کی مجلس نہیں ہے اور آپ حضرات کو قادیانیت کے متعلق غور کرنے کا صرف طریقہ اور راستہ بتانا چاہتا ہوں' اس لیے مرزا صاحب کی صرف ایک عبارت بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔ وہ اپنی کتاب "دافع البلاء" کے بالکل آخری صفحہ پر لکھتے ہیں۔

مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ کے دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی' بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے' کیوں کہ وہ شراب نہیں پیتا تھا' اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے اموال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے جسم کو چھوا تھا' یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیوں کہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے"۔

اس عبارت میں مرزا غلام احمد نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام پر چند تہمتیں رکھی ہیں۔ اول یہ

کہ وہ شراب پیتے تھے۔ دوم یہ کہ وہ فاحشہ اور بدکار عورتوں سے ان کی ناپاک کمائی سے حاصل کیا ہوا عطر اپنے سر پر لگواتے تھے اور ان کے ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اپنے بدن کو چھوواتے تھے۔ تیسرا یہ کہ بے تعلق جوان عورتیں ان کی خدمت کرتی تھیں۔

یہ ناپاک تہمتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے پاک پیغمبر پر رکھنے کے بعد یہ شخص یہ بھی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حصور کا لفظ انہی قصوں کی وجہ سے نہیں فرمایا۔

یہ گندی باتیں جو اس شخص نے یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آپ لوگوں کا احساس ان کے متعلق کیا ہو' میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ نبی کا مقام تو بہت بلند ہے' کسی شریف اور نیک آدمی کے متعلق بھی ایسی باتیں کرنا یقیناً اس کی سخت توہین ہے۔ اور جس شخص میں ایمان کا کوئی ذرہ ہو وہ اللہ کے کسی پیغمبر کے متعلق ایسی گندی اور بے حیائی کی باتیں زبان سے نہیں نکال سکتا۔

قادیانی تاویل

میں خود ہی آپ کو یہ بھی بتلادوں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو ایسی غیر شریفانہ باتیں اپنی کتابوں میں لکھی ہیں قادیانی حضرات ان کے متعلق عام طور سے یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ سب عیسائی پادریوں کے مقابلہ میں الزامی طور پر لکھا گیا ہے' لیکن یہ محض دھوکا اور بناوٹ ہے۔ خصوصاً میں نے اس وقت جو عبارت پڑھ کر سنائی ہے وہ دافع البلاء کی ہے اور دافع' البلاء کے مخاطب زیادہ تر علماء اسلام ہیں' جس کا جی چاہے پوری کتاب پڑھ کر دیکھ لے' اس کے علاوہ جو گندی اور فحش باتیں انھوں نے اس عبارت میں سید نا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کی ہیں وہ تو ان کے نزدیک (معاذ اللہ) ایسے سچے اور واقعی تھے ہیں کہ اللہ نے انہی کی وجہ سے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حصور کے خطاب سے محروم رکھا' اور وہ قرآن میں حضرت عیسیٰ کا نام حصور نہ رکھنے کو ان گندی تہمتوں کے ثبوت کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ پس اس کو پادریوں کے مقابلہ کا صرف الزامی جواب کیسے کہا جاسکتا ہے۔

بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ دافع البلاء کی اس عبارت سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہوگئی کہ اس شخص نے یعنی مرزا غلام احمد نے اگر کسی کتاب میں عیسائیوں کے مقابلہ میں بھی ایسی باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہی ہیں تو وہ صرف الزامی نہیں ہیں' بلکہ یہ ان کے اپنے خیالات اور اپنے دعوے ہیں۔ میں مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قریب قریب یہی گندی باتیں اس سے بھی زیادہ نامہذب اور گندے الفاظ میں "ضمیمہ انجام آتھم" میں لکھی ہیں' اگر چہ اس قسم کی چیزوں کا پڑھنا اور سننا ہر مسلمان کے لیے تکلیف دہ ہے' لیکن چونکہ آپ کو اس کی ضرورت ہے اس لیے میں اس کو بھی پڑھے دیتا ہوں لکھتے ہیں۔

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے (یعنی رنڈیوں سے) میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

اس عبارت میں بھی مرزا غلام احمد صاحب نے وہی باتیں کہی ہیں جو دافع البلاء سے میں ابھی آپ کو سنا چکا ہوں' بلکہ یہاں ان کا طرز بیان اور زیادہ غیر شریفانہ اور سوقیانہ ہے' اور سچی بات یہ ہے کہ کتاب کو زمین پر پٹک دینے کو جی چاہتا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے خاص مخاطب بعض عیسائی پادری ہیں۔ لیکن دافع البلاء کی عبارت پڑھنے کے بعد ضمیمہ انجام آتھم کی اس عبارت کے متعلق بھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ صرف الزامی باتیں ہیں جو عیسائیوں کے "یسوع" کے حق میں کہی گئی ہیں۔ کیونکہ دافع البلاء سے معلوم ہوچکا کہ واقعہ میں وہ عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا ہی سمجھتے ہیں' بلکہ قرآن پاک کو اور خدا کو بھی اپنی گواہی میں لاتے ہیں۔ اسی لیے میں نے اس سلسلہ میں آپ حضرات کے سامنے دافع البلاء کی عبارت پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا' انجام آتھم کے ضمیمہ کی یہ عبارت تو میں نے صرف اس لیے پڑھ دی کہ اس میں وہی بات زیادہ گندے طریقہ پر کہی گئی ہے۔ اور دافع البلاء کی عبارت نے اس کی تصدیق کردی ہے کہ یہ صرف الزامی باتیں نہیں ہیں' بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب کے یہ دعوے ہیں۔

بہر حال یہ آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ مرزا غلام احمد نے ان عبارتوں میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں کیسی گندی اور اہانت آمیز باتیں کہی ہیں' پس ایسا شخص نبی کیا معنی صاحب ایمان بھی نہیں ہوسکتا ہے' بلکہ شرافت' تہذیب کے عام معیار کے مطابق اس کو ایک شریف اور مہذب انسان بھی نہیں کہا جاسکتا۔

اس موقع پر حاضرین مجلس میں سے کسی صاحب نے پوچھا کہ آپ بتلاسکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسی باتیں کیوں لکھیں؟۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

میں نے کہا میرے نزدیک اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا ایک اہم دعویٰ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود ہیں یعنی احادیث میں آخر زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کی جو خبریں دی گئی ہیں وہ ہی ان کے مصداق ہیں' اور اپنی شان میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے بہت بڑھے ہوئے ہیں اور بعض خاص مشابہتوں اور مناسبتوں کی وجہ سے احادیث میں مجازاً" ان ہی کو عیسیٰ اور مسیح کہا گیا ہے لیکن اس کے لیے یہ ضروری تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں ان کی سیرت اور انکا کردار گھٹیا نہ ہو بلکہ بلند اور بڑھیا ہو' تو میرا خیال ہے کہ وہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان کو اس لیے گرانا چاہتے ہیں کہ اپنے بے وقوف معتقدوں کو یہ باور کراسکیں کہ سیرت اور کردار کے لحاظ سے مسیح ناصری کے مقابلہ میں میں بلند ہوں۔ بہرحال میں یہی سمجھتا ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کی جانچ کے لیے جو ۴ اصولی باتیں میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے پہلی تو یہی تھی جو میں پیش کر چکا اور آپ سن چکے اب آگے سنئے۔

دوسری بات

دوسری اصولی بات یہ ہے کہ۔ اللہ کے سچے پیغمبر کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کی سچائی اور اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے بھولے سے بھی کبھی جھوٹ بولے' مگر مرزا غلام احمد اس معاملے میں بڑے بیباک ہیں اور بہت بے تکلفی اور دیدہ دلیری سے صاف صریح جھوٹ بول جاتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کی بہت سی مثالیں میں ان کی کتابوں سے پیش کر سکتا ہوں' لیکن چوں کہ میرا مطمع نظر اس وقت اتنا ہی ہے کہ مرزا صاحب کی جانچ اور قادیانیت پر غور کرنے کا ایک صحیح اور اصولی طریقہ آپ حضرات کو بتلادوں' اس لیے میں اس سلسلہ میں بھی مرزا صاحب کی غلط بیانی کی صرف ایک موٹی سی مثال آپ کے سامنے پیش کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

اربعین ۳ میں لکھتے ہیں

مرزا صاحب کے صریح جھوٹ کی ایک مثال

"مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسمٰعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے"۔

(اربعین ۳ صفحہ ۱۱)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم اور مولانا محمد اسمٰعیل علی گڑھی مرحوم سے متعلق جو یہ بات لکھی ہے کہ " انہوں نے اپنی کتابوں میں یہ قطعی حکم لگایا تھا کہ وہ (یعنی مرزا غلام احمد) اگر کاذب ہے تو وہ ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا کیونکہ وہ کاذب ہے' اور یہ کہ اپنی جن تالیفات میں انہوں نے یہ بات لکھی تھی وہ شائع بھی ہوچکی ہیں"۔ یہ سب مرزا صاحب کا تراشاہوا جھوٹ ہے۔ ان دونوں مرحوم بزرگوں کی ایسی کوئی کتاب روئے زمین پر موجود نہیں ہے اور کبھی شائع نہیں ہوئی جس میں انہوں نے یہ بات لکھی ہو' آپ میں سے جس کا جی چاہے اس کی تحقیق کرلے' مرزا صاحب کی زندگی میں بھی ان سے یہ مطالبہ کیا گیا اور پھر ان کے ماننے والوں کو ہمیشہ اس کے لیے چیلنج کیا گیا کہ ان دونوں بزرگوں کی وہ شائع شدہ کتابیں دکھاؤ جن میں یہ مضمون موجود ہو' لیکن آج تک کوئی نہیں دکھلا سکا اور نہ قیامت تک کوئی دکھلا سکتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے آپ کو بتلایا' یہ مرزا صاحب کا خالص جھوٹ اور افتراء ہے۔

اور انکی کذب بیانی کی یہی ایک مثال نہیں ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کی کتابوں کو تحقیقی اور تنقیدی نگاہ سے دیکھے گا وہ ان میں اس کی بیسیوں' پچاسوں مثالیں پائے گا کہ وہ اپنی بڑائی اور سچائی ثابت کرنے کے لیے بالکل بے اصل اور بے بنیاد اور خلاف واقعہ باتیں بڑی دیدہ دلیری سے لکھ جاتے ہیں۔ ایسا شخص پیغمبر تو کیا معنی ایک دیانتدار مصنف بھی نہیں سمجھا جاسکتا۔ میں اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت حقیر اور گنہگار بندہ ہوں' قریب ۲۱'۲۲ سال سے تحریر و تصنیف کا کام کرتا ہوں اور اندازہ یہ ہے کہ مستقل تصانیف کی شکل میں اور الفرقان میں میرے قلم کے لکھے ہوئے ۵'۶ ہزار صفحات ضرور شائع ہو چکے ہوں گے' میں کہہ سکتا ہوں کہ الحمد للہ میں بھی اس معاملے میں مرزا غلام احمد سے کہیں زیادہ دیانتدار ہوں' اور میرا کوئی مخالف میرے لکھے ہوئے ان ۵۔۶ ہزار صفحات میں اس قسم کی غلط بیانی کی ایک مثال بھی نہیں نکال سکتا۔

بہرحال مرزا صاحب کی یہ کمزوری بھی ایسی ہے جس کے ہوتے ہوئے ان کو کسی بڑے درجہ کا انسان نہیں سمجھا جاسکتا۔

●●

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح
اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
ستارا جیولرز
آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر: ۲۴۳۵۰۸۰

امیرالمومنین

سیّدنا عمر فاروقؓ

نام عمر بن خطاب لقب فاروق کنیت ابو حفص، آپ کا سلسلہ نسب نویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔

آپ کی ولادت واقعہ فیل سے ۱۳ برس بعد ہوئی۔

قبول اسلام ۔ نبوت کے چھٹے برس، ۳۳ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ آپ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختلف قسم کی رشتہ داری ہے۔ پہلی رشتہ داری تو یہ ہے کہ نویں پشت میں آپ کا سلسلہ نسب حضور ﷺ سے ملتا ہے۔ دوسری رشتہ داری یہ ہے کہ آپ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور تیسری رشتہ داری یہ ہے کہ آپ ﷺ کی نواسی حضرت علیؓ کی صاحبزادی ام کلثومؓ سے آپ کا نکاح دور خلافت میں ہوا جس سے زید بن عمر اور رقیہ بنت عمر پیدا ہوئے۔

آپ مکہ مکرمہ کے سات سال اور مدینہ منورہ کے دس سال ہر وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے۔ ستائیس غزوات نبوی میں کسی موقع پر غیر حاضر نہ ہوئے خانہ کعبہ میں سب سے پہلے اسلام کا نام آپ ہی نے بلند کیا۔

حضرت عمرؓ چالیسویں نمبر پر آنحضرت ﷺ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے آپ کی بہادری اور ناموری پہلے سے عرب میں مسلم تھی لیکن جب آپ اسلام کی خلعت سے آراستہ ہوئے آپ ﷺ سمیت تمام صحابہ کرام خوشی سے نڈھال ہوگئے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق کو جاری کردیا ہے۔" ایک دوسری حدیث میں فرمایا "کہ اگر میرے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہوتا تو عمر نبی ہوتے"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رقم طراز ہیں۔

"عمرؓ کا دل آئینہ شفاف کی مانند روشن تھا آپ کے افکار و خیالات میں حقیقت کا عکس نظر آتا تھا اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن کی ستائیس آیات کریمہ ایسی ہیں جو عمر فاروقؓ کی رائے کے مطابق نازل ہوئیں"

خلیفہ عمر فاروقؓ عدل حریت کے مرمنبر تھے مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ عمر فاروقؓ کو اسلام میں اعلیٰ مقام حاصل ہے آپ کے کارناموں سے تاریخ اسلام کا چہرہ روشن ہے آپ کی درخشندہ تاریخ سے ۱۴۰۰ سال جگ مگ نظر آرہے ہیں عدل، انصاف کے باب میں حضرت عمرؓ کا کوئی ثانی نہیں ہے ان کے عالی اطوار شاندار کردار اور قابل رشک اسوہ حسنہ سے غیر مسلم بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی تائید میں ۲۷ آیات نازل ہوئیں آپ کی شان میں چالیس سے زیادہ فرامین رسول اللہ ﷺ کے موجود ہیں۔ آقائے نامدار سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ جناتی اور انسانی شیاطین عمرؓ سے بھاگتے ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے ایک خواب بیان کیا (اور اس بات کو پہلے ہی ملحوظ رکھیں کہ پیغمبر کے خواب وحی ہوتے ہیں) کہ میں نے جنت میں ایک محل دیکھا جو سونے کا بنا ہوا تھا میں نے پوچھا کس کا محل ہے تو جواب دیا گیا کہ عمر بن خطاب کا۔

حضرت علیؓ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب صالحین کا ذکر کرو تو حضرت عمرؓ کو ضرور یاد کرلیا کرو۔

سیدنا عثمانؓ فرماتے ہیں کہ اللہ عمر کی قبر کو روشن کرے جنہوں نے تراویح کی نماز کا نظم قائم کرکے مساجد کو مزین کردیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کے دس حصوں میں سے ایک حصہ ساری امت کو دیا گیا اور نو حصے عمرؓ کو دے دیئے گئے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے ایک سلسلہ میں گفتگو میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا پھر نیک کام میں آپ کی کوشش انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اور آپ ہر کام عمدگی اور بہتری کے ساتھ کرتے تھے یہاں تک کہ اسی روش پر آپ کا انتقال ہوا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں دو سال تک آپ نے بطور مشیر اور خصوصی وزیر کے کام کیا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت رائے عامہ اور اسلام کی تعمیر ترقی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جب آپ کو خلیفہ نامزد کیا گیا تو آپ اس اعتماد پر پورا اترے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو آپ نے منصب خلافت سنبھالا جس کمال

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

قوت اور حسن سیاست سے آپ نے خلافت کی مسند کو رونق بخشی اس کی نظیر نہیں ملتی خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سادہ نفیسی عاجزی کا زندہ جاوید نمونہ تھے آپ کا سیکرٹریٹ مسجد نبوی تھا یہیں سے قیصرو کسریٰ کے زیر' زبر کرنے اور دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے فیصلے صادر ہوتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکرصدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دس سال چھ ماہ دس دن تک ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلامی خلافت قائم کی۔ آپ کے دور میں ۳۶۰۰ علاقے فتح ہوئے ۹۰۰ جامع مساجد اور ۴۰۰۰ عام مساجد تعمیر ہوئیں۔ آپ کے عہد میں عدالت کے ایسے بے مثال فیصلے ہوئے جو چشم فلک نے نہیں دیکھے۔ فتوحات عراق' ایران' روم' ترکستان اور دیگر بلاد عجم پر اسلامی عدل کا پرچم لہرانا سیدنا عمرفاروق رضی اللہ عنہ کا بے مثال کارنامہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت جمہوری طرز حکومت کے مشابہ تھی یعنی تمام ملکی' قومی مسائل مجلس شوریٰ میں پیش ہو کر طے پاتے تھے اس مجلس میں مہاجرین' انصار کی منتخب اور اکابر اہل الرائے شریک ہوتے تھے اور بحث مباحثہ کے بعد اتفاق یا کثرت الرائے سے تمام امور کا فیصلہ کرتے تھے مجلس کے ممتاز اور مشہور ارکان یہ ہیں حضرت عثمانؓ' حضرت علیؓ' حضرت عبداللہ بن عوفؓ' حضرت معاذ بن جبلؓ' حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ۔
(کنزالعمال)

مجلس شوریٰ کے علاوہ ایک مجلس عام تھی جس میں مہاجرین' انصار کے علاوہ تمام سردار قبائل شریک ہوتے تھے۔ جمہوری حکومت کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنی رائے اعلانیہ اظہار کا موقع دیا جائے حاکم کے اختیارات محدود ہوتے ہیں اور اس کے طریقہ عمل میں ہر شخص کو نکتہ چینی کا حق ہوتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت ان تمام امور کی جامع تھی ہر شخص آزادی کے ساتھ ایک موقع پر ایک شخص نے کئی بار عمر فاروقؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اتق اللہ' اے عمر اللہ سے ڈر حاضرین میں سے ایک شخص نے اس کو روکنا چاہا تو حضرت عمر نے فرمایا "نہیں کہنے دو" یہ لوگ نہیں کہے تو بے صرف ہیں اور ہم نہ مانیں تو ہم" یہ آزادی صرف مردوں تک محدود نہ تھی۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ مہر کی مقدار کے متعلق تقریر فرما رہے تھے ایک عورت نے اثنائے تقریر میں ٹوک دیا اور کہا اتق اللہ یا عمر خدا سے ڈرائے عمر اس کا اعتراض صحیح تھا حضرت عمرؓ نے اعتراف کے طور پر کہا کہ ایک عورت بھی عمر سے زیادہ جانتی ہے۔ خلیفہ وقت کا سب سے حکام کی نگرانی اور قوم کی اخلاقی عادات کی حفاظت ہے۔ حضرت عمرؓ اس فرض کو نہایت اہتمام کے ساتھ انجام دیتے تھے وہ اپنے ہر عامل سے عہد لیتے تھے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہو گا باریک کپڑے نہ پہنے گا چھنا ہوا آٹا نہ کھائے گا دروازے پر دربان نہ رکھے گا اہل حاجت کیلئے دروازہ ہمیشہ کھلا رکھے گا۔ ایک دفعہ حضرت حفصہؓ آپ کی صاحبزادی اور رسول ﷺ کی زوجہ مطہرہ یہ خبر سن کر کے مال غنیمت آیا ہے عمر فاروقؓ کے پاس آئیں اور فرمایا امیر المومنین میں ذوالقربیٰ میں سے ہوں لہٰذا اس مال میں سے مجھ کو بھی عنایت کیجئے حضرت عمرؓ نے جواب دیا بے شک تم میرے خاص مال میں سے لیکن یہ تو عام مسلمانوں کا مال ہے۔

ایک دفعہ خود بیمار پڑے لوگوں نے علاج کیلئے شہد تجویز کیا بیت المال میں شہد موجود تھا لیکن بلا اجازت نہیں لے سکتے تھے مسجد نبوی میں جا کر لوگوں سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو تھوڑا سا شہد لے لوں۔

ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ مہمات امور میں وہ کس قدر محتاط ہوں گے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ دنیا تھوڑی سی تب آزادانہ بسر کرسکو گے آپؓ نے ارشاد فرمایا کہ حکومت کیلئے ایسی شدت کی ضرورت ہے جس میں جبر نہ ہو اور ایسی نرمی کی ضرورت ہے کہ جس میں سستی نہ ہو۔

ایک دفعہ آپ کے پاس مغیرہ بن شعبہؓ کا پارسی غلام جس کا نام فیروز لکھا ہے جس کی کنیت ابولولو تھی آیا اور حضرت عمرؓ سے اپنے آقا کی بھاری محصول مقرر کی شکایت کی شکایت چونکہ بے جا تھی اس لئے آپ نے زیادہ توجہ نہ دی اس پر وہ پارسی غلام سخت ناراض ہوا آخر ایک دن صبح کی نماز میں خنجر لے کر حالت نماز میں اچانک حملہ کر دیا متواتر خنجر کے چھ وار کئے حضرت عمرؓ صدمے سے گر پڑے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے نماز مکمل کرائی یہ ایسا زخم کاری تھا کہ اس سے جانبر نہ ہو سکے لوگوں کے اصرار پر چھ اشخاص کو منصب خلافت کیلئے منتخب کیا ان میں سے کسی ایک جس پر پانچوں کو اتفاق ہو جائے اس کیلئے منصب کیلئے منتخب کر لیا جائے اس مرحلے سے فارغ ہو کر حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کی اجازت لی اور اس کے بعد مہاجرین' انصار' اعراب' اہل ذمہ حقوق کی طرف توجہ دلائی اور اپنے صاحبزادے عبداللہؓ کو وصیت فرمائی کہ مجھ پر سے جس قدر قرض ہو میرے متروکہ مال میں سے ادا ہو تو بہتر ہے ورنہ خاندان عدی سے درخواست کرنا اور اگر ان سے نہ ہو سکے تو کل قریش سے لیکن قریش کے سوا کسی اور کو تکلیف نہ دینا۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ۶۳ سال کی عمر پائی آپؓ نے دس سال چھ ماہ دس دن میں ۲۲ لاکھ مربع میل پر اسلامی پرچم لہرایا۔ ہر قسم کی ضروری وصیتوں سے فارغ ہو کر تین دن بیمار رہ کر محرم کی پہلی تاریخ ہفتہ کے دن ۲۴ھ میں واصل بحق ہوئے اور اپنے محبوب آقا کے پہلو میں ہمیشہ کیلئے میٹھی نیند سو رہے ہیں۔
☆☆

ختم نبوۃ
KHATME NUBUWWAT

قسط نمبرا

قادیانیوں کے کافر ہونے کی بنیادی وجوہ

الحمد للّٰہ رب العالمین' والصلٰوۃ والسلام علٰی رسولہ خاتم النبیین' وعلٰی آلہ واصحابہ اجمعین وعلٰی من تبعھم باحسان الٰی یوم الدین

اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جس اساسی عقیدے پر ہے' وہ یہ ہے کہ' نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفٰی ﷺ پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہوگئی اور آپ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ کے بعد کسی پر وحی آسکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ "ختم نبوۃ" کے نام سے معروف ہے اور سرکار دوعالم ﷺ کے وقت سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی ادنٰی اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جز و ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی بلامبالغہ بیسیوں آیات اور آنحضرت ﷺ کی سینکڑوں احادیث اس کی شاہد ہیں۔ یہ مسئلہ قطعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے اور اس موضوع پر بے شمار مفصل کتابیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔

یہاں ان تمام آیات اور احادیث کو نقل کرنا غیر ضروری بھی ہے اور موجب تطویل بھی۔ البتہ یہاں جس چیز کی طرف بطور خاص توجہ دلانا ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کی سینکڑوں مرتبہ توضیح کے ساتھ یہ پیشگی خبر بھی دی تھی کہ

لاتقوم الساعة حتٰی یبعث دجالون کذابون قریبا" من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللّٰہ

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک تیس کے لگ بھگ دجال اور کذاب پیدا نہ ہوں جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے"۔

(صحیح بخاری صفحہ ۱۰۵۴ جلد ۲ کتاب الفتن اور صحیح مسلم صفحہ ۳۹۷ جلد ۲ کتاب الفتن)

نیز ارشاد فرمایا تھا کہ

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی

قرارداد قومی اسمبلی

ابوداؤد ص ۲۳۴ جلد ۲ باب الفتن ترمذی ص ۴۵ جلد ۲ ابوب الفتن

"قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے' ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں' حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔

اس حدیث میں آپؐ نے اپنے بعد پیدا ہونے والے مدعیان نبوت کے لیے "دجال" کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس کے لفظی معنی ہیں "شدید دھوکہ باز" اس لفظ کے ذریعہ سرکار دوعالم ﷺ نے پوری امت کو خبردار فرمایا ہے کہ آپؐ کے بعد جو مدعیان نبوت پیدا ہوں گے وہ کھلے لفظوں میں اسلام سے علیحدگی کا اعلان کرنے کے بجائے دجل و فریب سے کام لیں گے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے نبوت کا دعویٰ کریں گے اور اس مقصد کے لیے امت کے مسلمہ عقائد میں ایسی کتر بیونت کی کوشش کریں گے جو بعض ناواقفوں کو دھوکے میں ڈال سکے۔ اس دھوکے سے بچنے کے لئے امت کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ میں خاتم النبیین ہوں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

چنانچہ آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق تاریخ میں آپؐ کے بعد جتنے مدعیان نبوت پیدا ہوئے انہوں نے ہمیشہ اسی دجل و تلبیس سے کام لیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے اپنے دعوائے نبوت کو چکانے کی کوشش کی۔ لیکن چونکہ امت محمدیہ علٰی صاحبہا الصلٰوۃ والسلام قرآن کریم اور سرکار دوعالم ﷺ کی طرف سے اس بارے میں مکمل روشنی پاچکی تھی' اس لئے تاریخ میں جب کبھی کسی شخص نے اس عقیدے میں رخنہ اندازی کرکے نبوت کا دعویٰ کیا تو اسے باجماع امت ہمیشہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ قرون اولٰی کے وقت سے جس کسی اسلامی حکومت یا اسلامی عدالت کے سامنے کسی مدعی نبوت کا مسئلہ پیش ہوا تو حکومت یا عدالت نے کبھی اس تحقیق میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ وہ اپنی نبوت پر کیا دلائل و شواہد پیش کرتا ہے؟ اس کے بجائے صرف اس کے دعوائے نبوت کی بنا پر اسے کافر قرار دے کر اس کے ساتھ کافروں ہی کا سا معاملہ کیا۔ وہ مسیلمہ کذاب ہو یا اسود عنسی یا سجاح یا طلیحہ یا حارث' یا دوسرے مدعیان نبوت' صحابہ کرامؓ نے ان کے کفر کا فیصلہ کرنے سے پہلے کبھی یہ تحقیق نہیں فرمائی کہ وہ

عقیدہ ختم نبوت' میں کیا تاویلات کرتے ہیں' بلکہ جب ان کا دعوائے نبوت ثابت ہو گیا تو انہیں باتفاق کافر قرار دیا اور ان کے ساتھ کافروں ہی کا معاملہ کیا۔ اس لیے کہ ختم نبوت کا عقیدہ اس قدر واضح' غیر مبہم' ناقابل تاویل اور اجماعی طور پر مسلم اور طے شدہ ہے کہ اس کے خلاف ہر تاویل اسی دجل و فریب میں داخل ہے جس سے آنحضرت ﷺ نے خبردار کیا تھا۔ کیونکہ اگر اس قسم کی تاویلات کو کسی بھی درجے میں گوارا کر لیا جائے تو اس سے نہ عقیدہ توحید سلامت رہ سکتا ہے نہ عقیدہ آخرت اور نہ کوئی دوسرا بنیادی عقیدہ۔ اگر کوئی شخص عقیدہ ختم نبوت کا مطلب یہ بتانا شروع کر دے کہ تشریعی نبوت تو ختم ہو چکی لیکن غیر تشریعی نبوت باقی ہے تو اس کی یہ بات بالکل ایسی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ عقیدہ توحید کے مطابق بڑا خدا تو صرف ایک ہی ہے لیکن چھوٹے چھوٹے معبود اور دیوتا بہت سے ہو سکتے ہیں' اور وہ سب قابل عبادت ہیں۔ اگر اس قسم کی تاویلات کو دائرہ اسلام میں گوارا کر لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اسلام کا اپنا کوئی عقیدہ' کوئی فکر' کوئی حکم اور کوئی اخلاقی قدر متعین نہیں ہے بلکہ (معاذ اللہ) یہ ایک ایسا جامہ ہے جسے دنیا کا بدتر سے بدتر عقیدہ رکھنے والا شخص بھی اپنے اوپر فٹ کر سکتا ہے۔ لہٰذا امت مسلمہ قرآن و سنت کے متواتر ارشادات کے مطابق اپنے سرکاری احکام' عدالتی فیصلوں اور اجتماعی فتاویٰ میں اسی اصول پر عمل کرتی آئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد جس کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا' خواہ وہ مسیلمہ کذاب کی طرح کلمہ گو ہو' اس اور اس کے متبعین کو بلا تامل کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا چاہے وہ عقیدہ ختم نبوت کا کھلم کھلا منکر ہو' یا مسیلمہ کی طرح یہ کہتا ہو کہ آپ کے بعد چھوٹے چھوٹے نبی آ سکتے ہیں یا سجاح کی طرح یہ کہتا ہو کہ مردوں کی نبوت ختم ہو گئی اور عورتیں اب بھی نبی بن سکتی ہیں' یا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اس بات کا مدعی ہو کہ غیر تشریعی ظلی اور بروزی اور امتی نبی ہو سکتے ہیں۔

امت مسلمہ کے اس اصول کی روشنی میں جو قرآن و سنت اور اجماع امت کی رو سے قطعی طے شدہ اور ناقابل بحث و تاویل ہے' مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل دعوؤں کو ملاحظہ فرمایئے۔

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔

(دافع البلاء طبع سوم قادیان ۱۹۳۶ء ص ۱۱)

"میں رسول اور نبی ہوں' یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے' میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے"۔

(نزول مسیح ص ۳ (حاشیہ) طبع اول مطبع ضیاء الاسلام قادیان ۱۹۰۹ء)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

"میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کروں یا اس کے سوا کسی دوسرے سے ڈروں"۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ مطبوعہ قادیان ۱۹۰۱ء)

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں۔ میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحٰق ہوں' میں اسماعیل میں یعقوب ہوں میں یوسف ہوں میں عیسیٰ ہوں میں موسیٰ ہوں میں داؤد ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں"۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۲ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

"چند روز ہوئے ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔ نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ' پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ اول مصنفہ ۱۹۰۲ء مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"۔

(اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء مندرجہ حقیقۃ النبوۃ مولفہ مرزا بشیر الدین محمود ج ص ۲۷۲ ضمیمہ ۳)

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفان نہ کمترم زکسے

نزول المسیح ص ۹۷ طبع اول قادیان ۱۹۰۹ء)

یعنی "انبیاء اگرچہ بہت سے ہوئے ہیں مگر میں معرفت میں کسی سے کم نہیں ہوں"۔ یہ صرف ایک انتہائی مختصر نمونہ ہے ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اس قسم کے دعوؤں سے بھری پڑی ہیں۔

مرزا صاحب کے درجہ بدرجہ دعوے

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان مسلمانوں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے ابتدائی دور کی عبارتیں پیش کرتے ہیں جن میں انہوں نے علی الاطلاق دعوائے نبوت کو کفر قرار دیا ہے لیکن خود مرزا صاحب نے واضح کر دیا ہے کہ وہ مجدد' محدث'

مسیح موعود اور مہدی کے مراتب سے "ترقی" کرتے ہوئے درجہ بدرجہ نبوت کے منصب تک پہنچے ہیں۔ انہوں نے اپنے دعووں کی جو تاریخ بیان کی ہے' اسے ہم پوری تفصیل کے ساتھ انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کی عبارت کو پورے سیاق و سباق میں دیکھ کر ان کا پورا مفہوم واضح ہو سکے کسی نے مرزا صاحب سے سوال کیا تھا کہ آپ کی عبارتوں میں یہ تناقض نظر آتا ہے کہ کہیں آپ اپنے آپ کو "غیر نبی" لکھتے ہیں اور کہیں اپنے آپ کو "مسیح سے تمام شان میں بڑھ کر" قرار دیتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں:

"اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہو گا' مگر بعد میں یہ لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہوں' اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ اگرچہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسیٰ رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسولؐ نے دی تھی مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا۔

اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے' اس لیے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔

لیکن بعد اس کے بارے میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وہ مسیح موعود جو آنے والا تھا تو ہی ہے اور ساتھ اس کے صدہا نشان ظہور میں آئے اور زمین و آسمان دونوں میری تصدیق کے لئے کھڑے ہو گئے اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان میرے پر جبر کر کے مجھے اس طرف لے آئے کہ آخری زمانہ میں مسیح آنے والا میں ہی ہوں ورنہ میرا اعتقاد تو وہی تھا۔ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا۔ اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی..... میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں..... میں تو خدا تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرنے والا ہوں' جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا تو میں نے اس کے مخالف کہا"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۹ تا ۱۵۰ مطبوعہ قادیان ۱۹۳۴ء)

مرزا صاحب کی یہ عبارت اپنے مدعا پر اس قدر صریح ہے کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں' اس عبارت کے بعد اگر کوئی شخص ان کی اس زمانے کی عبارتیں پیش کرتا ہے جب وہ دعوائے نبوت کی نفی کرتے تھے اور جب (بزعم خویش) انہیں اپنے نبی ہونے کا علم نہیں ہوا تھا تو اسے دجل و فریب کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

مرزا صاحب کا آخری عقیدہ

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کا آخری عقیدہ جس پر ان کا خاتمہ ہوا یہی تھا کہ وہ نبی ہیں' چنانچہ انہوں نے اپنے آخری خط میں جو ٹھیک ان کے انتقال کے دن اخبار عام میں شائع ہوا' واضح الفاظ میں لکھا کہ:

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہو گا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں؟ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں"۔

اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء منقول از حقیقۃ النبوۃ مرزا محمود ص ۲۷۱ و مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۶

یہ خط ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا گیا اور ۲۶ مئی کو اخبار عام میں شائع ہوا اور ٹھیک اسی دن مرزا صاحب کا انتقال ہو گیا۔

غیر تشریعی نبوت کا افسانہ

بعض مرتبہ مرزائی صاحبان کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور غیر تشریعی نبوت عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں لیکن دوسری مرزائی تاویلات کی طرح اس تاویل کے بھی صغریٰ کبریٰ دونوں غلط ہیں۔ اول تو یہ بات ہی سرے سے درست نہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ صرف غیر تشریعی نبوت کا تھا۔

عبد الخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۴۵۵۷۳۔

مدارس کی قوت اور کفر کے ایوانوں میں لرزہ

غلبہ دین کے اسباب اور اعدائے دین کے اضطراب

دوسری طرف اللہ نے غلبہ دین کے اسباب پیدا فرمانا شروع کر دیئے' اور دینی دعوت کے نتیجہ میں دینی مدارس کے علاوہ اسکولوں' کالجوں بلکہ مذکورہ انگریزی اداروں کے طلبہ کی ایک بڑی تعداد نور بصیرت سے منور ہو کر شریعت اسلامیہ کی عظمت سمجھنے لگے۔ ملک و ملت کے خلاف اعدائے اسلام کے مکروہ عزائم ان پر آشکار ہو گئے۔ اور وہ بھی دین کے دفاع اور شریعت کی تنفیذ کے جہاد میں علماء و فضلاء کے ساتھ شریک جہاد ہو گئے۔

اللہ کی قدرت کہ یورپ میں مقیم مسلمانوں کی جدید نسل میں ہزاروں نوجوان نظام اسلامی کی برتری اور دیگر نظام ہائے حکومت جمہوریت وغیرہ کی نحوستوں کو واشگاف الفاظ میں بیان کرنے لگے ان نوجوانوں نے اس پیغام کو عام کرنے کی جدوجہد تیز کر دی کہ مسلم امت کی عزت اور شرف صرف اور صرف بلاد اسلامیہ میں تنفیذ شریعت اور اقامت جہاد میں ہی ہے تو کفر کے ایوان مسلم امت کے نوجوانوں کے دین کی طرف رجوع اور اس کی خاطر قربانی کے جذبہ سے مضطرب ہونا شروع ہو گئے اور اس ابھرنے والی اسلامی قوت کو دبانے کی تدابیر کرنے لگے۔ علاوہ ازیں جہاد افغانستان میں شریک بلاد اسلامیہ کے نوجوان جب اپنے اپنے ملکوں میں واپس لوٹے تو انھوں نے کفر کے نظاموں کو کھلا چیلنج اور استعمار کے ایجنٹوں' اپنے حکمرانوں سے شدت کے ساتھ تنفیذ شریعت کا مطالبہ کر دیا۔ یہ بات ان ممالک کے استعمار سرپرست حکمرانوں کے لئے بہت پریشانی کا باعث بنی۔

بلاد اسلامیہ اور ان کے دیندار عوام اور دینی مدارس کے فضلاء کی یہی مجموعی صورت حال اعدائے اسلام اور لادینی کے مغربی آقاؤں اور ان کے ایجنٹوں کے لئے اضطراب و پریشانی کا موجب ہے کہ ان کی ہزارہا کوششوں اور متنوع جدوجہد کے باوجود اہل دین قوت پکڑ رہے ہیں یا ان کی عددی قوت بڑھ رہی ہے' یہ لوگ اپنی دینی آزادی کا سودا کرنے والے نہیں ہیں تو اب حل صرف یہ ہے کہ

مولانا سعید احمد عنایت اللہ
مدرس مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمہ

ان رصدگاہوں کا رخ کیا جائے جہاں سے یہ لوگ ایمانی' روحانی اور فکری تقویت حاصل کر کے اپنے جذبات کو تازگی بخشتے ہیں' اور یہ بلاد اسلامیہ کے دینی مدارس ہی ہیں جو اپنے خاص اور خالص طریق کار سے ان فدائی اور دین کے پروانوں کو پروان چڑھاتے ہیں جنھیں کوئی طمع یا خوف اپنے نصب العین سے نہیں ہٹا سکتا۔ وطن عزیز کی بدقسمتی کہ وہاں کی موجودہ حکومت جو پہلے ہی سے دین سے' بنیاد پرستی سے آزادی کے نام پر امریکی کلچر کی درآمد بیزاری کی دعویدار ہے اور دینی جماعتوں و محب وطن افراد کے خلاف اپنے اقدامات اور اپنی لادینی پالیسیوں کی وجہ سے معروف ہے اس لئے بھی موقعہ کو غنیمت جانا اور اس نے بھی ان ہی مدارس دینیہ کو نشانہ بنایا تاکہ پاکستان کے مدارس دینیہ کو غلام بنا کر شام' مصر اور الجزائر جیسے حالات پیدا کریں۔

قرآن و سنت اور شریعت اسلامیہ کے یہ داعی اور نقیب ادارے جو اللہ کے فضل و کرم اور مسلم عوام کے تعاون سے چل رہے ہیں ان کا خاتمہ تو کسی بھی لادینی حکومت کے بس میں نہیں بلکہ اس کے زوال کا باعث ہی ہو سکتا ہے۔ حکمران میں اصلاح و ترمیم کے نام سے امریکن آقاؤں کے اشاروں پر اپنے اور ان کے مذموم مقاصد کی تنفیذ کی خاطر مختلف ہتھکنڈوں اور ان مدارس دینیہ پر بے بنیاد الزامات لگا کر پھر نامناسب اقدامات کر کے شاید حکومت کے لئے مغربی آقاؤں سے کچھ قرب کا ذریعہ بن سکے اور ان کے مذموم مقاصد کی تنفیذ کی راہ ہموار ہو سکے' ہم ضروری جانتے ہیں کہ ان سطور میں اب پاکستان کے مدارس دینیہ کے بارے میں ان پر عائد کردہ حکومتی الزامات اور اقدامات کا تجزیہ پیش کریں جو نمبر وار تحریر کیا جاتا ہے۔

موجودہ حکومت پاکستان کا خیال ہے کہ!

ا۔ مدارس دینیہ کے نصابات ملکی مفاد سے ہم آہنگ نہیں۔ لہٰذا ان نصابات کو تبدیل کرنے کے لیے اقدامات کئے جائیں گے' اس سلسلے میں دو امر قابل غور ہیں۔

الف۔ مدارس کے قیام کے اہداف کا مطالعہ۔

ب۔ مملکت خداداد پاکستان کے قیام کے مقصد کا مطالعہ

مدارس کے سلسلہ میں تو عرض ہے کہ ان کی تاسیس کا ہدف عالی تو قرآن و سنت شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے ماہرین پیدا کرنا ہے' اور اسلام کے

محاسن اور تعلیمات کو مسلم امت کے افراد و معاشرے میں عام کرتا ہے'

رہی وطن عزیز پاک کی تاسیس تو وہی نظریہ پاکستان لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ اس کی اساس ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ہمارا اولین ملکی مفاد اسلامی نظام کا کامل و مکمل طور پر نفاذ ہے' بقیہ مفادات ثانوی درجہ رکھتے ہیں' اسلام اور پاکستان دونوں لازم و ملزوم ہیں' پاکستان اگر جسد و جسم ہے تو اسلام اس کی روح و جان ہے۔

ہر دو کی خدمت و حفاظت اور اس کی خاطر قربانی ہی محب وطن ہونے کی علامت ہے اور مدارس دینیہ جو کتاب و سنت' شریعت اسلامیہ کی تعلیمات کے لئے وقف ہیں تو وہ اس ملک کی نظریاتی حدود کے محافظ و نگراں ہیں' رہی ان کے نصاب کی بات تو قرآن تو اللہ تعالیٰ کا وہ کلام ہے جو چودہ سال قبل آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا' اور بلا تحریف و تغیر آج تک محفوظ ہے اور رہیگا جو شریعت اسلامیہ کی اصل الاصول ہے' اور سنت تو آں حضرت ﷺ کے فرمودات و تقریرات کا مجموعہ ہے جو سلف امت نے حدیثی مجموعہ کی صورت میں محفوظ فرمادیا۔ اور فقہائے اسلام نے ان کی تشریحات کو اپنی تفاسیر میں تحریر کرکے امت کے سامنے شریعت کا مجموعہ پیش کردیا۔ تاکہ آئندہ نسلیں اس سے استفادہ کرتی رہیں۔ یہی مدارس دینیہ کا اعلیٰ نصاب ہے۔

البتہ وہ علوم جو قرآن وسنت کی فہم میں معاون ثابت ہوسکتے ہیں' یا نئی تحریرات جو اکابر علمائے امت نے اس دور کی مناسبت سے تحریر کی ہیں یا نئے مسائل کے حل پیش کئے ہیں تو ان سے استفادہ یا بطور نصاب شامل کرنے کا کس کو انکار ہے؟ نئی تالیفات اور جدید طرق تدریس سے استفادہ یا اس کے لئے نئی مقررات جو دور حاضر کی ذہنی استعداد کے موافق ہوں اس پر کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر اس کا فیصلہ کون کرے گا؟۔

کیا حکومت کی تشکیل کردہ اسلامی نظریاتی کونسل! جس کے چیئرمین شریعت اسلامیہ کے حروف ابجد سے بھی ناواقف ہیں' یا اس کا فیصلہ وہ ماہر اساتذہ کریں کے جو برسہائے برس سے تدریس علوم شریعہ کا تجربہ رکھتے ہے۔ اس سلسلہ میں وہ مناسب تبدیلیاں کرتے ہی رہتے ہیں اور قبول کرنے کے لئے بھی تیار ہیں'

۲۔ مدارس کی آڈٹ

حکومت کے دل میں مدارس کی آڈٹ کا جذبہ خیر بھی موجزن ہے۔ ان مدارس پر غریب مسلم عوام الناس اور مخیر حضرات کا پیسہ صرف ہوتا ہے' مگر حکومت حریص ہے کہ ان کا آڈٹ خود کرے۔ جب کہ ہمارے عوام مطمئن ہوکر بطیب خاطر بڑی وسعت سے بڑھ کر ان مدارس پر خرچ کررہے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اہل اقتدار اپنے بیرونی اسفار اور اندرونی عیش و عشرت پر پاکستانی غریب عوام کے بیت المال سے کروڑوں روپیہ بلاحساب اور بلاخوف و خطر خرچ کریں جن کا کوئی آڈٹ وغیرہ نہیں اور ان کے ایک سفر کے اخراجات ہزاروں مدارس کے سالانہ بجٹ سے بھی بڑھ کر ہیں' اور اگر کوئی استفسار کرے تو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بن جائے۔ مدارس کے یہ نام نہاد مصلح خود "پتھر ہضم' لکڑ ہضم" کا مصداق ہیں' جب کہ ہر مدرسہ کے حسابات حکومت کے منظور شدہ آڈٹ کے ادارے آڈٹ کرتے ہیں' اور ہر مدرسہ اپنی سالانہ روئیداد میں ان کو شائع بھی کرتا ہے۔ کیا ان عیش و عشرت کے پجاریوں نے بھی کبھی اپنی فضول خرچیوں کی روئیداد شائع کی ہے؟

۳۔ بیرونی امداد

دینی مدارس کے بارے میں حکومت نے یہ بھی اعتراض اٹھایا ہے کہ ان کو بیرونی ممالک سے مالی امداد ملتی ہے۔ جب کہ اہل ہوس و اقتدار چاہتے ہیں کہ وہ بھی ان کے قبضہ میں آجائے تاکہ وہ اس کو بھی اپنی عیش و عشرت پر خرچ کرسکیں اس سلسلہ میں عرض ہے کہ بیرونی ممالک میں مقیم ہموطن جب ان مدارس کی کامیاب کارکردگی کا مشاہد خود کرتے ہیں اور مقابلتاً" جیسا کہ ہمارے وطن کے دینی اداروں کی کارکردگی بیرونی ممالک کی دینی جامعات (اور ہماری عمومی جامعات) سے کہیں بڑھ کر ہے کیونکہ مدارس عربیہ والے تو معمولی بجٹ سے ہزاروں طالبان دین کو تعلیمی زیور سے آراستہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی رہائش و طعام کا بھی انتظام کرتے ہیں تو بیرون ملک ہم وطن ان ہی مدارس کو اپنی معاونت کا سب سے بڑا مستحق جان کر ان کو امداد بھیجتے ہیں۔

مدارس عربیہ کی خدمات

ان مدارس کے فضلاء و علماء اندرون ملک و بیرون ملک وطن و قوم کی وہ خدمات انجام دے رہے ہیں جن پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ ان ہی کی وجہ سے ملک کا نام روشن ہے۔ ہم نے خود یورپ اور امریکا کے اسفار میں اسی بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ وہاں کی مساجد کے محراب و منبر اور مدارس و دیگر درس گاہوں کو ارض پاک ہی کے فضلاء نے رونق بخشی ہوئی ہے اور وہی وہاں اشاعت اسلام کے لئے دن رات محنت کرکے پاکستان کا نام روشن کررہے ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ان ممالک میں پاکستانی کلچر کی حفاظت خصوصاً" نئی نسلوں کا وطن عزیز سے فکری رابطے کا سہرا بھی ان ہی مدارس کے فضلاء کے سر ہے جو اپنی نئی نسلوں کو اپنی تہذیب و ثقافت پر فخر کرنے کی عملی تربیت کررہے ہیں ان مدارس دینیہ نے دینی ضروریات میں صرف اپنے ملک کو ہی نہیں بلکہ اپنی نسلوں کو بیرون ملک میں خود کفیل

کر دیا ہے۔ اس لئے وہ یہ خوب سمجھتے ہیں کہ ہمارے مالی تعاون کے سب سے بڑھ کر مستحق ہمارے ملک کے دینی ادارے ہی ہیں۔ لہٰذا بیرون ملک بسنے والے دینی مخیر حضرات اپنے ملک کے دینی اداروں سے مالی تعاون کرتے ہیں'

کچھ تقابل

دینی اور عصری اداروں کا اگر تقابل کیا جائے تو ہمارے عصری تعلیمی اداروں کی اگرچہ افادیت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر مدارس کے تقابل سے دیکھیں تو ان جامعات کے طلباء کروڑوں روپے کے زرمبادلہ سے غیر ملکی جامعات میں عصری علوم کو حاصل کرتے ہیں۔ مگر آج تک کسی میدان میں ملک کو خود کفیل نہیں بنا سکے' وہ یا تو وہاں جا کر اپنے افکار کو اور اپنی نسلوں کو اغیار کے افکار میں تبدیل کر کے لوٹتے ہیں یا اپنی نسلوں کو اغیار کی نسلوں میں گڈمڈ کر کے ندامت کے ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ'

روشن مثال

تدریس علوم اسلامیہ' محراب و منبر کے خطبات کے علاوہ افضل الاعمال تدریس قرآن اور خصوصاً" تحفیظ قرآن کے سلسلہ میں تو ہمارے وطن عزیز پاکستان کے دینی مدارس کے فضلاء و حفاظ کرام نے تاریخ میں روشن مثالیں قائم کر کے ملک و قوم کا نام بھی روشن کیا ہے۔ صرف چند سال پہلے بلاد عربیہ میں اکثر مساجد کے ائمہ قیام اللیل کے ایام میں قرآن مجید کھول کر اس سے دیکھ کر پڑھتے' تجوید کے قواعد کی رعایت تو دور کی بات ہے۔ حالانکہ قرآن ان ہی کی مادری زبان میں نازل ہوا۔ آج آپ جو بلاد عربیہ اور خصوصاً" سعودی عرب میں صلوٰۃ قیام اللیل میں ان کو دیکھتے اور قواعد تجوید کے ساتھ قرآن مجید سننے کی جو سعادت حاصل کر رہے ہیں اس کا سہرا بھی وطن عزیز کے ان مدارس دینیہ ہی کے سر ہے۔

اس سلسلہ میں شیخ محمد یوسف سیٹھی مرحوم کا نام نور کے حروف سے تاریخ میں لکھا جائے گا جنھوں نے اس کمی کو محسوس کیا اور اس کی فکر کرتے ہوئے پاکستان کے مدارس دینیہ کے حفاظ و قراء کی ایک ٹیم بلاد عربیہ خصوصاً" سعودی عرب بھجوایا' یہ لوگ "جماعت تحفیظ القرآن" سعودیہ کے اولین بانی مدرسین ہیں۔ جنھوں نے نہایت ہی قلیل تنخواہ پر قناعت کرتے ہوئے تحفیظ قرآن کے مکاتب کھولے اور اپنی محنت شاقہ سے چند ہی سالوں میں ان مکاتب کی تعداد کو سینکڑوں تک پہنچا دیا۔ پھر اس ادارہ کے فارغ التحصیل حفاظ کرام ہزاروں کی تعداد میں نہ صرف سعودی عرب کی مساجد کے لئے خود کفیل ہو گئے۔ بلکہ آسٹریلیا' یورپ اور امریکہ کی مساجد میں رابطہ عالم اسلامی کی طرف سے ہر سال رمضان المبارک میں نماز تراویح کی امامت کے لئے جاتے ہیں'

اسی طرح سیٹھی مرحوم نے ایک ٹیم افریقی ممالک میں بھیجی۔ جن کے ذریعہ سے آج افریقی طلبہ حفاظ و قراء بن کر وطن بلالؓ میں نور قرآن سے اپنے ممالک کو منور کر رہے ہیں۔

مخصوص فرقہ کی مصروفیات

ہاں البتہ ایک مخصوص طبقہ کہ جس کے کردار سے حکومت بھی خوب آگاہ ہے۔ اور جس کو بیرون ممالک ایک ایسی حکومت کی سرپرستی حاصل ہے جو اپنے نام نہاد اسلامی انقلاب کو درآمد کرنے کی تگ و دو میں دن رات کوشاں ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس کی فکر کرے' اگر موجودہ حکومت اس کے خلاف کیسے کاروائی کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ قادیانیوں کی ملک و ملت دشمنی کی کوششوں سے کون بے خبر ہے۔

مشنری ادارے اور حکومت کا رویہ

بیرون ممالک میں مقیم اپنے ہم وطن احباب کی طرف سے ملنے والے زرمبادلہ جو کہ خالصتاً" اسلام کی نشرو اشاعت کے لئے صرف ہوتا ہے حکومت کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے' مگر بیرونی ممالک کے N.G.O.S جو مختلف ممالک سے آکر رجال کار اور مادی وسائل سے خاص گمراہی پھیلا رہے ہیں' ان کی طرف سے حکومت نے آنکھیں اس لئے بند کر رکھی ہیں کہ وہ تو ان کے آقاؤں کے پیغام بردار ہیں جو الحاد و زندقہ اور ارتداد جیسی مہلک بیماریوں کی سوغات سے پاک اہل وطن کو پلید کرنے کی انتھک کوششوں میں رات دن کوشاں ہیں۔

۴۔ جہادی تربیت اور اس کا مصرف

دینی مدارس پر ہجوم اور حملہ کے جواز میں موجودہ حکومت پاکستان نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض دینی مدارس میں طلبہ کو اسلحہ کی تربیت دیجاتی ہے۔ لہٰذا جن مدارس میں فوجی تربیت دی جاتی ہے ان پر مکمل پابندی عائد کی جائے گی۔

شاید حکومت دہشت گردی کے خاتمہ کا نیک عزم رکھتی ہے! ملک میں کھلم کھلا دہشت گردی کے وجود سے انکار نہیں۔ اس کا استحصال نہایت مستحسن اقدام ہے۔ مگر اس نیک مقصد کے حصول کے لئے اگر اخلاص ہو تو مندرجہ ذیل امور پر غور کرنا ضروری ہے تاکہ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑا جاسکے۔

دہشت گرد کون ہے؟

سوال یہ ہے کہ دہشت گرد کون ہے؟ مدارس دینیہ یا کوئی اور۔ کن لوگوں کے تعلیمی ادارے اور عبادت گاہیں دہشت گردی کی تربیت کے اڈے ہیں؟ کن تعلیمی اداروں کے طلبہ اسلحہ کی نمائش کرتے ہیں؟۔

یہ باتیں حکومت کے علم میں ہیں اور ذمہ داران حکومت کئی بار اخبارات کی شہ سرخیوں کے ساتھ بتاچکے ہیں' بلاشک ملک میں جرائم پیشہ افراد اور بعض دیگر حلقے اس ناپاک عمل میں ملوث ہیں۔ اس مخصوص طبقے کے بعض دینی 'تعلیمی اداروں میں اس کی تربیت کا بھی حکومت نے اعتراف کیا ہے مگر کاروائی۔ آخر کیوں نہیں؟

فرقہ واریت کے نام سے بھی دہشت گردی ہورہی ہے۔ جس میں بیرونی طاقتیں ہردو طبقوں کے افراد کو آلہ کار بنانے کی کوششوں میں ہیں۔ مگر فرقہ واریت کے علاوہ کھلم کھلی دہشت گردی ہے اور بیرونی ایجنٹوں کے کام سے حکومت کیوں آنکھ بند کئے ہوئے ہے۔

پھر عصری یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلبہ کی تنظیمیں' ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں کی ذیلی شاخیں ہیں جو اپنے اپنے سیاستدانوں کے لئے آلہ کار بن کر دہشت گردی کرتے ہیں۔ دہشت گردی کی اس پوری تفصیل میں دینی مدارس کے طلبہ کا نام آنے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے'

اگر بعض مدارس اپنے طلبہ کو عسکری تربیت دیتے ہیں تو کیا N.C.C کی ٹریننگ ارض پاک کی حفاظت اور دفاع کے لئے ضروری نہیں' اگر ہے تو دینی مدارس کی عسکری تربیت پر جن کے "ابواب الجہاد" ان کے نصابات میں شامل ہیں اعتراض کیوں؟

پھر دینی مدارس کے طلبہ نے جو عسکری تربیت لی اس کا مصرف کبھی مقابل کے فرقے نہیں رہے بلکہ یہ پہلے تو جہاد افغانستان میں اب جہاد کشمیر میں مصروف ہیں' اور الحمد للہ دونوں مقدس جہادوں میں دینی مدارس کی کثیر تعداد شریک جہاد رہی ہے'

الٹی منطق

مگر امریکہ بہادر کو تو پاکستان کی دہشت گردی کے خاتمہ کی فکر نہیں کہ طلبہ کی سیاسی تنظیموں پر پابندی کا حکم صادر کرے۔ یا بیرونی ایجنٹوں پر نظر رکھنے میں یا پیشہ ور مجرموں کی سرکوبی میں تعاون کر کے پاک وطن کو دہشت گردی سے پاک کرے بلکہ اسے تو صرف دینی مدارس کی جہادی قوت توڑنے کی فکر ہے۔ اور اس کے گماشتے اس کی خاطر دینی مدارس کو مورد الزام ٹھہرا رہے ہیں۔

ناصحانہ کلمہ

دینی مدارس کے بارے میں بہت سے ارباب حکم حقائق سے بے خبر سنی سنائی باتوں سے متاثر ہوجاتے ہیں اور ان مدارس کے معاندی فریق کا کردار ادا کرتے ہیں۔ گذشتہ بحث سے ان دینی مدارس کے بارے میں الزامات و اقدامات کے تجزیئے سے مخلص محب وطن اور انصاف پسند ارباب حکم سے توقع ہے کہ وہ اعدائے اسلام کی رضا کی خاطر مقدس اداروں کے تقدس کو پامال کرنے کی بجائے ان اقدامات سے نہ صرف باز رہیں گے بلکہ اللہ کے حضور ان عزائم سے توبہ بھی کریں گے

کیونکہ قال اللہ و قال الرسول کی صداؤں سے معمور ادارے اور ان سے تعلیم لینے والے اور ان میں تعلیم دینے والے اور اس کا اہتمام کرنے والے سبھی اللہ کے خواص ہیں (جن کو حق تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا) ان سے عداوت غیرت الٰہی کو چیلنج کرنے کے مترادف ہے۔ جو کسی لحاظ سے بھی ارباب اقتدار کو راس نہ آئے گی نہ پہلے آئی ہے۔

دعوت فکر

اگر وہ باز آئیں تو بہتر ورنہ یہ بھی ارباب علم و فکر پر ان سطور کی تحریر سے واضح ہوگیا ہوگا کہ موجودہ ارباب حکومت کن اغراض و مقاصد اور کن کے "پریشر" دباؤ میں آکر دینی مدارس کی اپنے ڈھنگ (اطوار) سے اصلاح چاہتے ہیں۔ اور ان کو اصل مقاصد سے ہٹا کر اپنے مخصوص مفاد کے لئے کس طرح کام لینا چاہتے ہیں۔ جب کہ نام تو ملکی مفاد کا بدنام کرتے ہیں جو محض ایک دھوکا دہی ہے۔ پھر اہل مدارس کو پاکستان کے سیاسی افق پر موجود سیاسی جماعتوں کے بیرونی تعلقات اور ان کے فکری آقاؤں کا علم بھی ہوگیا ہوگا۔ اور وہ آسانی سے ان میں سے ملک و ملت کے بہی خواہوں اور غداروں میں تمیز کر سکیں گے'

اہل مدارس حضرات! طلبہ! مدرسین مدارس کے منتظمین و معاونین سے امید ہے کہ وہ ان حالات میں شرعی قاعدہ (اھون البلیتین) کی عملی تنفیذ کا موقع ضائع نہ کریں گے۔

اہل مدارس کی خدمت میں گذارشات

دینی مدارس کے طلبہ ہوں یا مدرسین ناظمین و مہتممین یا معاونین سب ہی حضرات سے گذارش ہے کہ مدارس دینیہ کے خلاف اعدائے اسلام اور ان کے ایجنٹوں کی سازشوں سے نہ گھبرائیں بلکہ ثابت قدم رہتے ہوئے اس فتنہ عظیم کو سمجھیں اور اس کے تدارک کی فکر کریں۔

مقصد یہ نہیں کہ وہ آنکھیں بند کرلیں بلکہ دین کے خلاف اس عالمی سازش کا اسی پیمانہ پر معالجہ کرنے کی تدابیر اختیار کریں۔

۲۔ یہ احوال اہل دین کو مایوس کرنے کے لئے نہیں بلکہ انکو خواب غفلت سے جگانے اور شعور فرض شناسی بیدار کرنے کے لئے ہیں' تاکہ واجبات مدرسی میں جو کمی اور کوتاہی اور ضعف ان حضرات میں پیدا ہوچکا ہے اس کی اصلاح کی فکر لاحق ہو۔ اور وہ اپنے نصب العین کے لئے زیادہ اخلاص اور للہیت سے جدوجہد کریں'

۳۔ ایسے احوال ہمیشہ رجال کار پر آتے رہتے

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوت KHATME NUBUWWAT

ہیں۔ طالبان حق کو ان کے نصب العین اور نیک مقاصد سے ہٹانے کے لئے ان پر اقتصادی دباؤ ڈالنے کی مثال خود سیرت نبوی ﷺ میں ملتی ہے' منافقین مدینہ کے کردار کے سلسلہ میں قرآن کریم نے نقل فرمایا"جب منافقین مدینہ آنحضرت ﷺ اور ان کے ساتھیوں کی ترقی سے گھبرا گئے تو کہنے لگے'

" لاتنفقوا علی من عند رسول اللّٰہ حتٰی ینفضوا" (ان کا خرچہ بند کرو) مگر طالبان دین اس کردار کا مقابلہ کرنے کے لئے حق تعالٰی شانہ کی طرف سے اس مسکت جواب کو یاد رکھیں جو اہل دین پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے والوں کو قرآن مجید و فرقان حمید نے اپنے بندوں کو مادی طور پر بے فکر کردیا ہے۔ ارشاد باری تعالٰی ہے'

" وللّٰہ خزائن السموات والارض ولکن المنافقین لایفقھون" (القرآن)

(ترجمہ) آسمانی اور ارضی خزانوں کے (یہ لوگ تو مالک نہیں) بلکہ وہ تو اللہ کے لئے ہیں مگر یہ فہم و فراست سے عاری ہیں'

۴۔ ان حالات کے پیش نظر اہل مدارس کا فرض ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو کماحقہ انجام دیتے ہوئے بکمال رغبت و رہبت اللہ کی طرف رجوع کریں۔ اورفی السماء رزقکم وماتوعدون)

> یونیورسٹیوں اور کالجوں کی طلبہ تنظیمیں سیاسی جماعتوں کی ذیلی شاخیں بن کر دہشت گردی کرتی ہیں۔

کے وعدہ پر مضبوطی سے عمل پیرا رہیں۔ اہل زمین کی عداوت سے نہ گھبرائیں کیونکہ ان کا رزق آسمانوں میں ہے' پھر اہل زمین سے خوف کیوں؟

لہٰذا ضروری ہے کہ رجوع الی اللہ انابت الی اللہ اور اپنے اسلاف کی طرح توکل علی اللہ کو اپنا شیوہ بنائیں۔

۵۔ حضرات مہتممین و ناظمین ... گزارش ہے کہ وہ اس امانت کو جو اللہ تعالٰی اور ... اسلام کی طرف سے ان کے سپرد کی گئی ہے۔ ... امانت فرزندان ملت اسلامیہ یعنی طلبہ کی صور... میں ان کے پاس ہو' یا ان پر صرف کئے جانے وا... اموال و اسباب ہر دو میں تقویٰ اللہ کو اپنا ش... بنائیں' اور اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث ... محمد ادریس رحمہ اللہ کی روایت سے شیخین حضر... مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ و مولانا اشرف علی تھا... کے پر حکمت کلمات کو قائد راہ بنائیں۔

مہتمم حضرات کی راہنمائی کے لئے مولانا سید ... شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں "مہتمم وہ ہے جو عند ... ملعون نہ ہو اور عند الخلق مطعون نہ ہو" اور ... اشرف علی تھانویؒ کا فرمان ہے "مہتمم ولی مال ... ہے"۔

حق تعالٰی شانہ مدارس دینیہ کی حفاظت فر... اور ان کے منتظمین معاونین اور محبین کو ... مزید بخشیں۔ آمین

جبار کارپٹس

ڈیلرز

زینت کارپٹ ● مون لائٹ ● پاک پنجاب کارپٹ
یونائیٹڈ کارپٹ ● وینس کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ

مساجد کیلئے خاص رعایت

PH: 6646888 - 6647655
FAX: 092-21-521503

سی، این آر ایونیو نزد جبڑی پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون:

ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT

اخبارِ ختمِ نبوّت

ڈش انٹینا کا وجود

ناموس رسالت کیلئے خطرہ ہے

(نمائندہ خصوصی) ڈش انٹینا کا وجود ناموس رسالت اور ناموس ختم نبوت کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم شبان ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون' جنرل سیکریٹری محمد طارق صدیقی کارکنان قاری سہیل باوا' سید عتیق الحسن اور سید اطہر عظیم نے اپنے ایک بیان میں کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ ڈش انٹینا کے ذریعے جہاں دنیا بھر کی فحش فلمیں اور خرافات ہمارے گھروں میں آگئی ہیں وہاں ان کے ساتھ قادیانیت کا فتنہ اپنی پوری ہولناکیوں کے ساتھ آموجود ہوا ہے۔ قادیانیت کا زہر پوری دنیا میں پھیلانے کیلئے قادیانیوں کا موجودہ سربراہ "مرزا طاہر احمد" ڈش انٹینا کے ذریعے تبلیغ کرتا ہے۔ مرزا طاہر ڈش انٹینا کے چینل پر قادیانیت کو دین اسلام کہہ کر پیش کرتا ہے اور کھلم کھلا حضور ﷺ کی نبوت اور ناموس کا مذاق اڑا رہا ہے۔ مرزا طاہر اپنے دادا "مرزا غلام احمد قادیانی" کو محمد ﷺ کا دوسرا جنم' ان کا ظل' ان کا بروز' ان کے تمام کمالات کا حاصل ان کے تمام معجزات اور خصوصیات کا جامع کہہ کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے اور کمزور ایمان کے مسلمانوں کو قادیانیت کی طرف مائل کرنے میں مصروف ہے اور اب تک نہ جانے کتنے مسلمانوں کو قادیانی بنا چکا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ڈش انٹینا کا مکمل بائیکاٹ کرکے اپنے مسلمان ہونے اور ناموس رسالت کے پروانے ہونے کا ثبوت دیں اور قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ کریں تاکہ مسلمانوں کا ایمان محفوظ رہ سکے۔

سردار عبدالقیوم خاں سے ملاقات

لاہور۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم مجاہد اول جناب سردار عبدالقیوم خاں لاہور تشریف لائے' جہاں انہوں نے رابطۃ المجلات الاسلامیہ کی میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ میں دینی جرائد کے پچاس کے قریب مدیران' معاون مدیران نے شرکت کی۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی اور ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کی نمائندگی محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی۔

اجلاس کے اختتام پر مجلس کے مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سردار عبدالقیوم خاں سے ملاقات کی اور انہیں مندرجہ ذیل درخواست پیش کی۔

گرامی منزلت مجاہد ختم نبوت جناب سردار عبدالقیوم خاں صاحب وزیر اعظم آزاد کشمیر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ---- مزاج گرامی! پورے آزاد کشمیر میں بالعموم اور سرحدی علاقوں میں بالخصوص قادیانیوں کی سرگرمیاں تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہیں۔ قادیانی علی الاعلان لاؤڈ اسپیکر پر اذانیں دیتے ہیں۔ تبلیغ کرتے ہیں لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر مملکت جنرل ضیاء الحق مرحوم نے ایک آرڈی ننس کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ نمبر 298 کا اضافہ کرتے ہوئے قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کردی تھی۔

آنجناب سے استدعا ہے کہ آزاد کشمیر میں بھی دفعہ نمبر 289 طرز کا قانون بنا کر قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے امید ہے کہ خصوصی توجہ فرماکر ممنون فرمائیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت قصور کا اجلاس

قصور ---- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس مورخہ ۴ر جون کو بعد نماز مغرب جامع مسجد گنبد والی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مقامی امیر قاری مشتاق احمد نے کی جبکہ مہمان خصوصی مولانا سید طیب شاہ ہمدانی تھے۔

اجلاس میں مولانا عبدالرزاق مجاہد' محمد اسماعیل شجاع آبادی' حاجی اللہ دتہ مجاہد' قاری یحییٰ ہمدانی' محمد یونس بھٹی' حکیم خوشی محمد' حافظ افتخار احمد فخری حافظ محمد امین' قاری حبیب اللہ سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔

۱۔ اجلاس میں تحفظ ناموس رسالت کے ... میں حکومت کی بے حسی' بلکہ توہین رسالت کی حوصلہ افزائی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ حکومت واضح اعلان کرے کہ ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی کوئی ترمیم نہیں کی جائے گی۔

بصورت دیگر تحریک تحفظ ناموس رسالت کے شانہ بشانہ حکومت کے عظیم الشان تحریک چلا کر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا جائے گا۔

اجلاس میں ۲۷ مئی کو قصور میں مکمل ہڑتال پر قصور کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں مبارک باد پیش کی گئی۔

۲۔ اجلاس میں طے ہوا کہ ۳ر ربیع الاول مطابق یکم اگست بروز منگل جامع مسجد گنبد والی میں عظیم الشان تحفظ ناموس رسالت کانفرنس منعقد ہوگی جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام خطاب کریں

گے۔

۳ - ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶اگست کو مولانا خدا بخش صاحب کے پروگرام قصور شہر میں دروس کی صورت میں رکھے جائیں گے۔

۴ - مولانا عبدالرزاق مجاہد کا ہر اسلامی ماہ کی ۱۱ تاریخ سے ۲۰ تک قصور میں تبلیغی خدمات کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت چونیاں کا انتخاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں کا اجلاس قاری مشتاق احمد کی صدارت میں تبلیغی مرکز میں مورخہ ۶ جون بعد نماز مغرب منعقد ہوا جس میں ماسٹر عبدالستار' عبدالستار ظفر آباد' محمد اشرف غلہ منڈی' مولانا عبدالرزاق مجاہد' محمد اکرم گجر' اختر علی' نجیب الرحمان طور' محمد ارشد محمد یامین سمیت کئی احباب نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس سے محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت امت مسلمہ کا بنیادی عقیدہ ہے۔ جس کیلئے امت نے ہر دور میں جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا قادیانی اپنے نبی کی جھوٹی نبوت کیلئے جتنی محنت کرتے ہیں ہم اس کا عشر عشیر نہیں کرتے ہمیں بھی حضور ﷺ کی نبوت کیلئے شب و روز محنت کرنی چاہئے۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں آیا۔ سرپرست قاری محمد مشتاق دہلوی خطیب جامع مسجد ختم نبوت ظہیر آباد امیر ماسٹر عبدالستار ظہیر آباد' نائب امیر حافظ محمد ارشد' ناظم اعلیٰ اختر علی بوٹ ہاؤس مین بازار' ناظم تبلیغ محمد یامین' خازن ماسٹر مشتاق احمد عہدہ داران نے عہد کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے اپنی بہترین صلاحیتیں بروئے کار لا کر تازیست مرزائیت کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ اجلاس قاری محمد مشتاق دہلوی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

عیسائیوں اور قادیانیوں کا گٹھ جوڑ

سیالکوٹ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ ملک میں ناموس رسالت کے خلاف عیسائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیچھے دیسی یہودیوں (قادیانیوں) کا ہاتھ ہے جو مسلمانوں اور مسیحیوں میں تصادم کرانا چاہتے ہیں۔ وہ یہاں جامعہ فاروقیہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ ہڑتال ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے ریفرنڈم تھی لیکن اس کے باوجود حکومت توہین رسالت کی پالیسی سے باز نہیں آ رہی انہوں نے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل کیا گیا تو حکومت کو ۱۹۷۷ء کی تحریک سے بڑی تحریک کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بعد ازاں انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنماؤں پیر شبیر احمد شاہ قاری محمد اسحاق نعمانی' قاری مصدق قاسمی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک تحریک جاری رہے گی۔ انہوں نے مجلس کے کارکنوں پر زور دیا کہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کر کے قادیانیت کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔

طاہر احمد' مبشر احمد اور ڈاکٹر عبدالسلام کو انٹرپول کی مدد سے گرفتار کر کے کڑی سزا دی جائے' مجلس ختم نبوت

کراچی (پ ر) حکومت ایٹمی راز اسرائیل اور بھارت کے حوالے کرنے اور پاکستان کے ساتھ غداری کے جرم میں مبشر احمد قادیانی اور مرزا طاہر قادیانی کو عبرتناک سزا دے۔ یہ مطالبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور کراچی کے امیر مولانا مفتی منیر احمد نے کیا ہے۔ مولانا مفتی محمد جمیل خان' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا عبدالشکور' مولانا نعیم امجد سلیمی' مولانا حسین احمد نجیب' تنظیم شبان ختم نبوت کے محمد طارق صدیقی' محمد عامر' سنی مجلس عمل کے مولانا مفتی محمد نعیم' سواد اعظم اہلسنت کے مولانا عبدالرشید انصاری اور ملی یکجہتی کونسل نے بھی ان کے اس مطالبے کی تائید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مرزا طاہر کی قیادت میں پاکستان توڑنے کی سازش میں ملوث ہیں۔ کیونکہ مرزا طاہر نے قادیانیوں کے دو جریدوں "مشکوۃ" اور "پیغام امام جماعت کے نام" میں اپنی سازشوں کا اعتراف کیا ہے۔ مبشر احمد قادیانی اسی سازش کی ایک کڑی ہے۔ مشہور سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام بھی پاکستان کے اہم راز اسرائیل اور بھارت پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتا رہا۔ جب ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی دال گلتی نظر نہیں آئی تو اس نے پاکستان کے بارے میں یہ الفاظ کہے کہ "میں اس لعنتی ملک پر قدم نہیں رکھنا چاہتا"۔ اس کا یہ بیان ہفت روزہ چٹان کی ۲۳ جون ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ انٹرپول کی خدمات حاصل کرے اور باقاعدہ وارنٹ جاری کر کے ان قادیانیوں کو گرفتار کروا کر پاکستان میں ان پر مقدمہ چلائے اور انہیں عبرتناک سزا دے۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹا کر محب وطن اور اہل مسلمانوں کو ان عہدوں پر فائز کرے۔

ختم نبوت میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

Quran: "And if you ask them they will say 'We were just amusing (ourselves) and jesting'. You ask them 'Were you jesting with Allah, His Ayaat and His Prophet? Don't make excuses. You have become kafir after accepting the (true) faith'."

"Therefore, a person who commits an act of derision should not be left to his (lip profession of) Islam only but should be punished and given a lesson and taught some wisdom as a deterrent lest he should relapse into this mischief. When penitence alone is not deemed adequate (exoneration) for saying indecent words against the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم then the one who says arrogant words against Allah the Most High deserves punishment pre-eminently."

(Mughni Ibne Qudamah, Vol. 10, p.112).

(7) ***Al Sharah al Kabir Sharah ul Muqney*** which is a standard 'fatwa' of Hambali jurisprudence also contains the same passage word for word as quoted above from ***Mughni Ibne Qudamah.***

(Sharah Kabir on Hashiah Mughni, Vol. 10, p.111).

TO CONCLUDE

It stands proved in the above written lines, that (1) the holy Quran, (2) unbroken chain of "Mutawatir" Ahadith, (3) Juristic Verdicts and (4) Consensus of the Ummah vouch that the holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم was the terminator of the entire chain of venerable prophets with no exception (peace be on them). Therefore no person after him صلی اللہ علیہ وسلم can be called a prophet in any meaning or sense and nobody can fix for himself a prophetic stance by his guile or guise. Consequently, he who does so or tries to do so or if anybody believes in the prophethood of that claimant, then such a person is a cast-off from the fold of Islam.

And this 'finality' of the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم is a status which is most dignified, an honour most distinguished and an esteem most high. It is therefore a grave insult to the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم if somebody is so insolent as to lay a claim to the line of prophethood.

Moreover, even if one stretches one's human imagination to the farthest end and presumes there is some prophet who has come in the world, he should seek for a proof to substantiate his hypothesis, i.e., whether or not this new-comer-of-the-prophet has been doctrinated with some fresh disciplines. If it is said that no new learnings were given to the new prophet; rather the same learnings were again revealed to him as had already been revealed to the holy prophet Muhammad, صلی اللہ علیہ وسلم that would be an inexplicable repetition. With the existing Prophetic learnings and the undiminishing Quranic reservoir of knowledge, such repetition by the "new prophet" should turn into a divine exercise in futility, whereas Allah the Exalted is absolutely above anything futile. And if the plea is that this later claimant to prophethood was specifically bestowed with such learnings as were not conferred upon the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم then this is (Allah forbid) tantamount to (1) belittling doctrinal learnings sent by Allah through the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم (2) insinuating that the Quran Hakeem lacks completeness despite its declaration of being تبیانا لکل شیء (Charter encompassing the entire religious matters), and (3) hinting at the imperfection of the Islamic faith, thereby disbelieving in the Quranic verse اليوم أكملت لكم دينكم ("This day have I perfected your religion.") Such thoughts and actions heap worst indignity upon the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم the glorious Quran and the religion of Islam.

Moreover, if just for the sake of argument, it is supposed that there is a prophet after our holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم then as a natural corollary it will become incumbent upon all to express allegiance to him and believe in whatever he says or does; and conversely disbelief in him will be deemed infidelity and 'Kufr'! — Otherwise what else could prophethood signify? Such supposition in effect amounts to insulting the holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم and finding fault with him to the extent that one who believes in him and his entire 'Deen' is deemed a 'Kafir' deserving Hell for ever. It would mean that even belief in the holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم would (Allah forbid) not be adequate to protect him from 'Kufr' and the Hell!

May Allah the Exalted grant all the Muslims His Graciousness to remain attached to the cloak of the holy Prophet Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم

Wa aakhiru d'awana anilhamdu lillahi Rab-bil Aalameen, Wa Sall Allahu Ta'ala Ala Khairi Khalqihi Saiyyidna Mahammad Wa Aalhi Wa Ashabihi Ajmaeen.

Muhammad Yusuf Ludhianvi

ختم نبوة
KHATME NUBUWWAT

...ander of Miracle from Claimant of Prophet-...d is also Kafir"

قال أنا رسول الله أو قال بالفارسية من بيغامبرم يريد به بيغام...
كفر. ولو أنه حين قال هذه الكلمة طلب منه غيره معجزة قي...
الطالب قال المتأخرون لو كان غرض الطالب تعجيزه لا يكفر.

(جامع الفصولين ص۳۰۳ ج۲ مطبعة أزه...

Somebody said, "I am a prophet", or ...d in Persian language, "I am a ...ighamber" meaning thereby, "I am ...rrier of Allah's message", then he will ...come a kafir. If someone asked him for a ...racle then the person who has asked so ...ll also become a kafir. Later theologians ...ave said that if his intent was to humble ...at claimant then he would not be deemed a ...afir".

(Jame ul Fasulain, Vol. 2, p.303, Printed Azhar, Egypt, 1300 A.H.).

...Fiqah Shafa'i Mughni ul Muhtaj Sharah ...haj

... types of Kafirs

In this book, which contains standard ...wa' of Fiqah Shafai, is written:

(أو) نفى (الرسل) بأن قال لم يرسلهم الله أو نفى نبوة نبي أو ادعى...
بعد نبينا صلى الله عليه وسلم أو صدق مدعيها أو قال النبي صلى الله...
وسلم أسود أو أمرد أو غير قرشي أو قال النبوة مكتسبة أو تنال...
بصفاء القلوب أو أوحى إلي ولم يدع نبوة (أو كذب رسولا) أو...
سبه أو استخف به أو باسمه أو باسم الله...... (كفر).

(مغني المحتاج ص...

"A person will become a kafir if (1) he ...jects the Prophets and (2) says Allah, the ...xalted, did not send them, or (3) negates the ...rophethood of some specific prophet, or (4) ...aims prophethood for himself after our ...oly Prophet صلّی اللہ علیہ وسلّم or (5) affirms ...uch a claimant's prophethood, or (6) says ...hat our Prophet صلّی اللہ علیہ وسلّم was نعوذ باللہ ...ark-coloured, beardless and not a Qureshi, ...r (7) says that prophethood can be acquired ...r that status can be achieved through piety and purity of heart, or (8) says Allah's Revelation (Wahi) comes to him without laying any claim to prophethood, or (9) calls any prophet a liar and reviles him or scorns him, and (10) despises the name of Allah, the Exalted".

(Mughni ul Muhtaj, Vol. 4, p.135)

(6) Fiqah Hambali: Mughni Ibn Qudamah

Follower of Claimant of prophethood is also an apostate.

ومن ادعى النبوة أو صدق من ادعاها فقد ارتد لأن مسيلمة لما ادعى النبوة فصدقه قومه صاروا بذلك مرتدين وكذلك طليحة الأسدي ومصدقوه--- وقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابون كلهم يزعم أنه رسول الله.

ومن سب الله تعالى كفر سواء كان مازحًا أو جادًا وكذلك من استهزأ بالله تعالى أو بآياته أو برسله أو كتبه - قال الله تعالى: ﴿ولئن سألتهم ليقولن أنما كنا نخوض ونلعب قل أ بالله وآياته ورسوله كنتم تستهزئون لا تعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم﴾. وينبغي أن لا يكتفى من الهازئ بذلك مجرد الإسلام حتى يؤدب أدبًا يزجره عن ذلك فإنه إذا لم يكتف ممن سب رسول الله صلى الله عليه وسلم بالتوبة فممن سب الله تعالى أولى.

(مغنى ابن قدامة ص۱۱۲ ج۱۰)

From *Mughni ibn Qudamah* which is standard 'Fatawa' of Fiqah Hambali: "A person becomes a 'murtad' or an apostate (i.e., renouncer of the Faith) if he claims prophethood for himself or testifies to a claimant's prophethood. Therefore the supporters of Musailma were adjudged apostates because they testified to Musailma's claim of prophethood. The same is true of Tulaiha Asadi and his followers. Prophet Muhammad صلّی اللہ علیہ وسلّم declared that Resurrection will not take place until thirty liars have not come forward each one of whom will claim that he is Allah's prophet".

"Anybody who, (Allah forbid), abuses Him is a kafir even if he forgets at that moment what he is doing, or says so in a joke or in reality. That person is also kafir who makes fun of Allah the Exalted, or ridicules His Ayaat or His prophets or His Books. Allah, the Exalted, says in the holy

or after him صلى الله عليه وسلم or claims prophethood for himself or considers acquisition of prophethood legal or thinks this status is possible through self-purification; or without claiming prophethood for himself, says Allah's Revelation 'wahi' descends upon him, then such a person is infidel (kafir) because he accuses the Prophet صلى الله عليه وسلم of false reporting about his status as Khatam un Nabieen having been commissioned for the entire mankind. The whole Ummah is unanimous that this word (Khatamun Nabieen) is clear in its sense and does mean only what it manifests, sans any interpretational paraphrasing. All types of claimants are infidels without doubt and their infidelity (kufr) is certain from the point of view of the holy Book, the Sunnah and concurrence of the Ummah".

(Al Shifa, Vol. 2, pp.246-247).

Dualist Infidels publicly guillotined

At another place, Qazi Ayaz writes:

وقد قتل عبد الملك بن مروان الحارث المتنبّي وصلبه وفعل ذلك غير
واحد من الخلفاءِ والملوك بأشباههم وأجمع علماءُ وقتهم على صواب فعلهم
والمخالف في ذلك من كفرهم كافر.

(الشفاء ص٢٥٧ ج٢)

"And Caliph Abdul Malik bin Marwan had Harith, a claimant of prophethood, beheaded and his dead body hung from the gallows. Many Caliphs and kings treated such types of claimants of prophethood in this very manner and the religious scholars of those days unanimously declared their actions correct and proper. Therefore, anybody who is against this consensus is himself an infidel (kafir)".

(Al-Shifa, Vol. 2, p.257).

WRITTEN VERDICTS OF JURISTS OF UMMAH

(1) Fatawai-Alamgiri

Who is not a Muslim

إذا لم يعرف الرجل أن محمداً صلى الله عليه وسلم آخر الأنبياءِ فليس
بمسلم ولو قال أنا رسول الله أو قال بالفارسية من بيغمبرم يريد به من
يغام مي برم يكفر.

(فتاوى هندية ص٣٦٣ ج ٢ مطبوعة بولاق مصر)

"If a person does not have the belief that the holy prophet Muhammad صلى الله عليه وسلم is the last of the Prophets then he is not a Muslim. If he says, "I am a prophet of Allah" or says in Persian language, "I am 'Paighamber', thereby meaning "I convey Allah's message," then he also becomes an infidel (kafir)".

(Fatawa Hindiya, Vol. 2, p.363, printed Bolaq, Egypt).

(2) Fatawai-Bazzazia

Claimant of Prophethood is an infidel (Kafir).

ادعى رجل النبوة، فقال رجل هات بالمعجزة قيل يكفر وقيل لا.

(الفتاوى بزازية بر حاشية فتاوى عالمكيرى ص٣٢٨ ج٦ مطبوعة بولاق مصر)

"If a person claims prophethood and another asked him to show a miracle then this man who has asked becomes an infidel according to some and some said, 'No'."

(Fatawa Bazzazia on Hashiah Alamgiri, Vol. 6, p.328, Printed Bolaq, Egypt).

(3) Bahrur Raiq Sharah Kanzud Daqaiq

Who is an infidel (Kafir)

ويكفر بقوله إن كان ما قال الأنبياءُ حقًا أو صدقًا وبقوله أنا رسول الله.
وبطلبه المعجزة حين ادعى رجل الرسالة وقيل إذا أراد إظهار عجزه لا
يكفر. (البحر الرائق شرح كنز الدقائق ص١٣٠ ج٥ مطبوعة بيروت)

"If somebody says with a word of doubt, viz., "If the Prophet's assertion is correct and true", then he becomes a kafir. Similarly, if he claims that he is Allah's prophet, then he becomes a kafir and the man who asks that claimant to produce a miracle, also becomes a kafir. But some persons do not classify him so, in case he (who demanded a miracle) intends to prove the inability of the claimant".

(Bahrur Raiq Sharah Kanzud Daqaiq, Vol. 5, p.130, Printed Beirut)

(4) Jame ul Fasulain

ISLAMIC BELIEF OF FINALITY OF PROPHETHOOD

by Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by K.M. Salom

Capital Punishment of Dualist Infidel Obligatory

(5) Allama Safarini Hambli writes in his *Sharah Aqeedah:*

ومن زعم أنها مكتسبة فهو زنديق يجب قتله ، لأنه يقتضي كلامه واعتقاده أن لا تنقطع وهو مخالف للنص القرآني والأحاديث المتواترةبأن نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين عليهم السلام .

(محمد بن أحمد سفاريني ص۲۵۷ ج۲ مطبعة المنار مصر۱۳۲۳)

"Anybody claiming that prophethood (is an object which) can be acquired is a dualist-infidel whose capital punishment is obligatory because his assertion is his belief that the door of prophethood is not closed. And this belief is in contravention of the Quranic verses and Mutawatir Ahadith which conclusively prove that our Prophet صلى الله عليه وسلم was the last of the Prophets". (Peace be upon them).

(Sharah Aqeedah Safarini Vol. 2, p.257, Printers Almanar, Egypt, 1323 A.H.).

Who is a Dualist Infidel

(6) Allama Zarqani relates from Imam Ibne Hibban in *Sharah Mowahib:*

من ذهب إلى أن النبوة مكتسبة لا تنقطع أو إلى أن الولى أفضل من النبى فهو زنديق يجب قتله لتكذيب القرآن وخاتم النبيين .

(شرح المواهب اللدنية ص۱۸۸ ج۶ مطبوعة أزهرية مصر ۱۳۲۷ھ)

"He who believes that prophethood can be acquired and that the door of prophethood is still open or believes that a saint is pre-eminent over a prophet, such a man is a dualist-infidel. His execution is obligatory because he accuses the Quran of falsehood in its verses relating to Khatamun Nabieen".

(Sharah Al Mawahib-ul-Laduniya, Vol. 6, p.188, Printers Azhariyah, Egypt, 1327, A.H.).

Punishment of a Dualist Infidel

(7) Syed Mahmood Aaloosi Baghdadi in his *Tafseer Roohul Ma'ani* writes under the Ayaat of Khatamun Nabieen:

وكونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدعت به السنة وأجمعت عليه الأمة فيكفر مدعى خلافه ويقتل إن أصر .

(روح المعانى ص۴۱ ج۲۲)

"The precept of the Last Prophethood of Muhammad صلى الله عليه وسلم is from those faith-fundamentals over which the Quran is positive and the Hadith has clarified them beyond doubt and on which there is complete agreement of the Ummah. Therefore a believer in contrariety will be decreed a dualist-infidel; if he insists (in his belief) then he should be given capital sentence".

(Roohul Ma'ani, Vol. 22, p.41).

Different Types of Infidels

(8) Qazi Ayaz writes in *Al Shifa:*

وكذلك من ادعى نبوة أحد مع نبينا صلى الله عليه وسلم أو بعده........ أو من ادعى النبوة لنفسه أو جوز اكتسابها.......

وكذلك من ادعى منهم أنه يوحى إليه وإن لم يدع النبوة....... فهؤلاء كلهم كفار مكذبون للنبى صلى الله عليه وسلم لأنه أخبر صلى الله عليه وسلم أنه خاتم النبيين لا نبى بعده وأخبر عن الله تعالى أنه خاتم النبيين وأنه أرسل كافة للناس وأجمعت الأمة على حمل هذا الكلام على ظاهره وإن مفهومه المراد به دون تأويل ولا تخصيص فلا شك فى كفر هؤلاء الطوائف كلها قطعًا إجماعًا وسمعًا .

(الشفاء ص۲۴۶-۲۴۷ ج۲)

"Similarly, if a person declares somebody to be a prophet along with our Prophet

ہفت روزہ ختم نبوت

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی وکاروباری تعارف کا مؤثر ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک مؤثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوت

پڑھیئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پرانی نمائش کراچی

فون:۔ 7780337 ● فیکس:۔ 7780340

مکتبہ لدھیانوی کی ایک نئی پیشکش

شخصیات و تاثرات

حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کے قلم سے اپنے ہم عصر مسافران آخرت دوست احباب بزرگوں اور اکابر علماء و مشائخ کا بہترین تذکرہ و تعارف، محبت و الفت اور عقیدت کے تاثرات پر مشتمل تحریروں کا گلدستہ، نصف صدی کی مستند تاریخ کا بہترین مرقع۔

(زیر طبع)

تاجر حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔ آج ہی آرڈر بک کرائیں۔

پتہ: جامع مسجد فلاح نصیر آباد بلاک نمبر ۱۴ ایف۔ بی ایریا کراچی

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے زیر اہتمام

دسویں عالمی

عظیم الشان

سالانہ

ختمِ نبوت کانفرنس

برمنگھم

بروز اتوار

مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۹۵ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی ◎ کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظِ ختم 35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9 ، 9 ایچ زیڈ یو کے فون 071-737-8199